ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ (آل عمران:65)

ترجمہ: تُو کہہ دے اَے اہل کتاب! اُس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5/شعبان 1440 ہجری قمری • 11/شہادت 1398 ہجری شمسی • 11/اپریل 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5/اپریل 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ غربت اور مسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے، بڑ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے ہی بچنا ہے، میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں، خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اسلامی پردہ

آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ جانتے نہیں کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں، کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد، عورت کو ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ ان ہی بدنتائج کو روکنے کیلئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے ہی کی اجازت نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع میں یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح دو غیر محرم مرد و عورت جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہیں تعلیموں کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں، تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیا پاک تعلیم ہے کہ جس نے مرد وعورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس سے یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

انسانی قویٰ کی تعدیل اور جائز استعمال

اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے وہ ضائع کرنے کیلئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی واسطے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا۔ جیسے فرمایا: قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المؤمنون: ۲) اور ایسے یہاں بھی کہا۔ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا۔ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (البقرۃ: ۶) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے، گذشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جارہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جاویں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں، اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم کر کے ایک ایسی کتاب ہم کو عنایت کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائیں کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔

اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ غربت اور مسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے۔ یہ ایک تقویٰ کی شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں غضب ناجائز کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے ہی بچنا ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے، کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے اور جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہوجاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دل جوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (الحجرات: ۱۲) تم ایک دوسرے کے چڑ کے نام نہ ڈالو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے، وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو، تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ (الحجرات: ۱۴)

ذاتوں کا امتیاز

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کیلئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے، جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 29 تا 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

ہر خطبہ کے بعد اس میں سے سوالات تیار کر کے لجنہ کو دیں، نیشنل لیول پر بھی کریں اور لوکل مجالس میں بھی کریں
پہلے وہ سوالات خود پڑھیں اور پھر ان سوالات کو فیملی ممبرز کے ساتھ ڈسکس کریں

سیکرٹریات تجنید کو چاہئے کہ وہ گھر گھر جا کر تجنید کے حوالہ سے معلومات لیں، تجنید کا کام grass root level پر ہونا چاہئے
خواتین تو دوسری خواتین کے گھروں کے اندر بھی جاسکتی ہیں جبکہ مرد گھروں کے اندر نہیں جاسکتے، اس لئے لجنہ کے پاس تجنید کے حوالہ سے زیادہ معلومات ہونی چاہئیں

سیکرٹریات تجنید ہوں یا کسی بھی اور شعبہ کی کوئی سیکرٹری ہوں اگر وہ فعال نہیں ہیں اور اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہیں
تو آپ کے پاس اختیار ہے کہ ایسی سیکرٹریات کو تبدیل کر دیں اور ان کی جگہ ایسی لجنہ کو لیکر آئیں جو فعال ہوں، کم از کم آپ کے پاس معلومات تو پوری ہوں

ریجنل صدران کا اپنے اپنے ریجن کی ساری لجنہ ممبرز کیساتھ رابطہ ہونا چاہئے

اگر نئی آنے والی صدر لجنہ آپ میں سے کسی کو شعبہ کی سیکرٹری نہیں بناتیں تو آپ کے دل میں کسی قسم کا بُغض نہیں ہونا چاہئے

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور کی زرّیں نصائح

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

31/اکتوبر 2018ء (بروز بدھ)

بقیہ رپورٹ

فیملی ملاقاتیں اور احباب کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 74 فیملیز کے 395 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز امریکہ کی درج ذیل چھ جماعتوں سے آئی تھیں۔ بروکلین، پوٹومیک، رچمنڈ، سلور سپرنگ، ساؤتھ ورجینیا، وِلینگ بورو۔ اس کے علاوہ ملک سعودی عرب سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ مکرم خلیل احمد صاحب جن کا تعلق نیویارک کی جماعت بروکلن سے ہے، ملاقات کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور انور سے ملاقات کی خوشی میں ہم دو تین دن سے سو بھی نہیں سکے ہیں۔ بچے حضور انور سے ملاقات کے لئے ایک ماہ سے زائد عرصہ سے تیاری کرتے رہے ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس نے ہمیں یہ لمحہ بھی دکھایا کہ ہمارے پیارے خلیفہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

☆ مکرم اسد اللہ محمد صاحب امریکہ کی ساؤتھ ورجینیا جماعت سے اپنی فیملی کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے تھے، کہتے ہیں کہ بچوں اور فیملی کے ساتھ یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور کے بارہ میں ہم نے ہمیشہ سنا تھا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا ہے۔ آج ملاقات میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس بات کا مشاہدہ بھی کر لیا۔ جب میری اہلیہ نے دوران ملاقات اپنا تعارف اپنے والد صاحب کے نام سے کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ وہ تو مجھے لندن کے جلسہ پر ملے تھے اور خط بھی لکھتے رہتے ہیں۔ لاکھوں لوگ خلیفہ وقت کو خط لکھتے ہیں اور ملاقات کے لئے آتے ہیں لیکن خلیفہ وقت کا اپنے عشاق کو یاد رکھنا غیر معمولی اور خارق عادت امر نہیں تو اور کیا ہے۔

☆ ایک صاحب زبیر اختر صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ نیویارک سے پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے اپنے آقا کی ملاقات کیلئے پہنچے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم 2016ء میں امریکہ آئے۔ پاکستان میں ہمیں حضور انور کی زمینوں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ دوران ملاقات تمام فیملی نے محسوس کیا کہ حضور انور کا چہرہ مبارک ایک خاص نور سے منور اور چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے حمدان صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب وہ حضور انور کے دفتر میں داخل ہوئے تو ان کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہاں کوئی اَور ہی دنیا ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ان کی طاقت سے باہر ہے۔

☆ ایک دوست محمد شاہد صاحب نے اپنی فیملی کے ہمراہ حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ملاقات کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وقت رُک سا گیا ہو۔ اِرد گرد کی دنیا ٹھہر گئی ہو اور اب ملاقات کے بعد میں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے دوبارہ نئے سرے سے اِس دنیا میں واپس آیا ہوں۔ میں نے ماضی میں اپنی ایک ملاقات میں حضور انور سے معانقہ کی درخواست کی تھی تو حضور انور نے فرمایا تھا کہ ابھی بہت سارے لوگ ملاقات کے لئے قطاروں میں انتظار کر رہے ہیں۔ لہٰذا ابھی نہیں پھر کبھی۔ میں نے حضور انور کو یہ بات بتائی تو حضور انور نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے مجھے معانقہ کی سعادت بخشی۔

☆ مدثر چوہدری صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ کئی گھنٹوں کی مسافت طے کر کے حضور انور سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے تھے وہ کہتے ہیں: یہ ہماری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر ایک عجیب نور ہے جو فوراً دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے آپ کو گھیرا ہوا ہو۔ حضور انور سے مل کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دل امن میں آگئے ہوں اور ہم بس حضور انور کا دیدار کرتے رہیں اور وقت تھم جائے۔

☆ بروکلین جماعت نیویارک سے آنے والے ایک دوست مرزا محمد عدنان صاحب کی اپنی فیملی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات تھی۔ کہنے لگے کہ آج ہم اپنے آپ کو بہت خوش قسمت تصور کر رہے ہیں۔ آج حضور انور سے ہماری پہلی ملاقات تھی۔ دورانِ ملاقات ایک بات ایسی ہوئی کہ جسے میں کبھی بھلا نہیں سکتا۔ جب میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ خاکسار ڈاکٹر بن رہا ہے تو حضور انور نے مجھے ایک قلم تبرکاً عنایت فرمایا اور نصیحت فرمائی آپ اپنا پہلا نسخہ اس سے لکھیں یہ آپ کیلئے بابرکت ہوگا۔

☆ رانا محمد محسن صاحب نے اپنی فیملی کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ آج ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ حضور انور سے مل کر اس طرح محسوس ہوا جیسے میں اندر سے تبدیل ہو چکا ہوں۔ اب میں ایک نیا عزم لے کر آیا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اچھائی کی طرف قدم بڑھاؤں گا۔ ان کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ حضور انور کی شخصیت ایسی پُرکشش اور پُرنور تھی کہ میں تو حضور انور کے چہرہ مبارک کا دیدار ہی کرتا رہا۔ ان کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ حضور مجھے انگوٹھی عنایت فرمائیں لیکن میں نے خود کچھ کہا نہیں۔ جب حضور انور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ میری شادی ہوگئی ہے تو میں نے عرض کیا کہ شادی ہو چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت مجھے انگوٹھی عطا فرمائی۔

☆ ایک خاتون اپنے بچوں کے ہمراہ ملاقات کے لئے آئی تھیں کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے میری 16 سال کی عمر میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں آج خلیفۃ المسیح سے ملی ہوں۔ میرا ایمان تازہ ہو گیا ہے۔ حضور انور نہایت شفیق روحانی باپ ہیں۔ میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت میرے تمام بچوں سے باری باری ان کی پڑھائی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور نہایت محبت وشفقت کے ساتھ ان سے باتیں کیں۔

میری بیٹی فارمیسی کی تعلیم حاصل کر رہی ہے، اُس نے حضور انور سے پوچھا کہ کیا وہ ایسی دوائی استعمال کر سکتی ہے جس میں گائے کا گوشت استعمال ہوا ہو جو اسلامی طریق کے مطابق حلال نہیں کی گئی؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: مریض بالکل ایسی دوائی استعمال کر سکتا ہے بلکہ پاکستان میں کئی کھانسی کے سیرپ ملتے ہیں جن میں الکوحل بھی استعمال ہوتی ہے۔ دراصل بیماری کے علاج کے طور پر اس قسم کی ادویات کا استعمال شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے۔

☆ ایک دوست محمد رفیق نون صاحب کئی گھنٹوں کی مسافت طے کر کے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ملاقات کے لئے آئے تھے۔ بیان کرتے ہیں: آج ہم نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ حضور سے مصافحہ کیا، باتیں کیں۔ خوشی سے ہماری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ آج ہم بہت خوش نصیب لوگ ہیں کہ خلیفہ وقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

☆ طاہر احمد صاحب جن کا تعلق سنٹرل ورجینیا جماعت سے ہے اپنی فیملی کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کیلئے آئے تھے۔ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ہم ملاقات کیلئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوئے تو حضور انور کا چہرہ مبارک نور سے چمک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضور کے دائیں بائیں کھڑے ہوں۔ موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ گزشتہ سال میں مفلوج ہوگئی تھی اور اپنی صحت یابی کے لئے حضور انور کو باقاعدگی سے خط لکھتی تھی جن کا حضور انور کی جانب سے متواتر جواب بھی موصول ہوتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کے نتیجہ میں معجزانہ طور پر بہت حد تک صحت یاب ہو چکی ہوں۔ دوران ملاقات جب ان کے بیٹے نے حضور انور سے اپنی والدہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا ان کو کچھ نہیں ہے اور یہ بالکل ٹھیک

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے“

”میں اپنے لیے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو“

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب رسول ﷺ

حضرت سَائب بن عُثْمان، حضرت ضَمْرَہ بن عَمْرو جُہَنی، حضرت سَعْد بن سُہَیل، حضرت سَعْد بن عُبَید حضرت سَہل بن عَتِیک، حضرت سُہَیل بن رَافِع، اور حضرت سَعْد بن خَیْثَمہ رضی اللہ عنہم وَرَضُوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

صحابہؓ کی سیرت کے تناظر میں تاریخ اسلام سے بیعت عقبہ ثانیہ، آنحضرت ﷺ کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد مسجد نبویؐ کی تعمیر
حضرت سعد بن خیثمہؓ کی شہادت اور جنگِ جسر وغیرہ کے مختصر احوال کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہر آن ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15/مارچ 2019ء بمطابق 15/تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام ہے حضرت سَائب بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بَنُو جُمَح سے تھا اور آپؓ حضرت عثمان بن مَظْعُون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپؓ کی والدہ کا نام حضرت خَوْلَہ بنتِ حکیم تھا اور ابتدائے اسلام میں ہی، شروع میں ہی آپؓ مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت سائب بن عُثْمانؓ اپنے والد اور چچا حضرت قُدَامہؓ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد حضرت سائب بن عثمانؓ اور حَارِثَہ بن سُرَاقہؓ انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ ان کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر انداز صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ حضرت سائب بن عُثْمان غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور دیگر غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ (اسد الغابۃ جلد 2 صفحہ 396 تا 397 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 306 تا 307 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (الاصابہ جلد 3 صفحہ 20 سائب بن عثمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

غزوۂ بُوَاطُ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ غزوۂ بُوَاطُ جو 2 ہجری میں ہوئی ہے اس کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ربیع الاول کے آخری ایام یا ربیع الثانی کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی طرف سے کوئی خبر موصول ہوئی جس پر آپؐ مہاجرین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر خود مدینہ سے نکلے اور اپنے پیچھے سائب بن عُثْمان بن مَظْعُون کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ لیکن قریش کا پتہ نہیں چل سکا اور آپؐ بُوَاطُ تک پہنچ کر واپس تشریف لے آئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 329)

بُوَاطُ مدینہ سے قریباً اڑتالیس میل کے فاصلے پر قبیلہ جُہَیْنَہ کے پہاڑ کا نام ہے۔

(سبل الہدیٰ جلد 4 صفحہ 15 باب فی غزوہ بواط مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)

حضرت سَائب بن عثمانؓ جنگ یَمَامہ میں شامل تھے۔ جنگِ یمامہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں 12/ہجری میں ہوئی تھی جس میں آپؓ کو ایک تیر لگا جس کی وجہ سے بعد میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ آپؓ کی عمر 30 سال سے کچھ اوپر تھی۔

(طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 307 السائب بن عثمان بن مظعون۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ضَمْرَہ بن عَمْرو جُہَنیؓ۔ حضرت ضَمْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عَمْرو بن عَدِی تھا اور بعض آپؓ کے والد کا نام بِشْر بھی بیان کرتے ہیں۔ آپؓ قبیلہ بنوطَرِیف کے حلیف تھے جبکہ بعض کے نزدیک قبیلہ بنوساعدہ کے حلیف تھے جو کہ حضرت سَعْد بن عُبَادَہ کا قبیلہ تھا۔ حلیف یعنی ان کا آپس میں ایک معاہدہ تھا کہ جب بھی کسی کو ضرورت پڑے گی ایک دوسرے کی مدد کی تو ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ علامہ ابن اَثِیر اسد الغابہ میں تحریر کرتے ہیں کہ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ بنوطَرِیف بنوسَاعِدہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ حضرت ضَمْرَہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے غزوۂ احد میں آپؓ شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 60-61 ضمرہ بن عمرو الجہنی۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سَعْد بن سُہَیلؓ۔ حضرت سعد انصار میں سے تھے۔ بعض نے آپ کا نام سَعِید بن سُہَیلؓ بیان کیا ہے۔ حضرت سعد غزوۂ بدر اور اُحُد میں شریک ہوئے آپؓ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام ھُزَیْلَہ تھا۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 439 سعد بن سہیل دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 395 سعید بن سہیل دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ان کا ذکر بس اتنا ہی ملتا ہے۔

پھر حضرت سَعْد بن عُبَیدؓ صحابی ہیں جو بدری صحابی تھے۔ ان کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت سَعْد بن عُبَید غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؓ کا نام سَعِید بھی بیان ہوا ہے۔ آپؓ ’قاریُ‘ کے لقب سے مشہور تھے۔ آپؓ کی کنیت ابوزَید تھی۔ حضرت سعد بن عُبَیدؓ کا شمار ان چار اصحاب میں ہوتا ہے جنہوں نے انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں قرآن جمع کیا تھا۔ آپؓ کے بیٹے عُمَیر بن سَعْد حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں شام کے ایک حصہ کے والی تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت سَعْد بن عُبَیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد قبا میں امامت کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں بھی اس امامت پر مامور تھے۔ حضرت سعد بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے سولھویں سال جنگ قادِسیّہ میں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 64 سال تھی۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ جنگِ جسر جو 13 ہجری میں ہوئی اس میں مسلمانوں کو کافی نقصان ہوا تھا۔ حضرت سعد بن عُبَید شکست کھا کر واپس آئے، پیچھے ہٹ گئے تھے تو حضرت عمرؓ نے حضرت سَعْد بن عُبَید سے فرمایا کہ ملک شام میں جہاد سے دلچسپی ہے؟ سوال پوچھا۔ وہاں مسلمانوں سے شدید خونریزی کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اگر تمہیں شوق ہے تو پھر وہاں چلے جاؤ اور دشمن کی اس خونریزی کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے اس سے دشمن ان پر دلیر ہو گئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو فرمایا کہ شاید آپؓ اپنے اوپر لگی ہوئی شکست کی بدنامی کا داغ دھو سکیں کیونکہ یہاں یعنی جنگ جسر سے واپس آئے تو مسلمانوں کو نقصان ہوا تھا تو حضرت عمرؓ نے آپؓ کو کہا کہ اگر اس بدنامی کا، شکست کا داغ دھونا ہے تو وہاں شام کی طرف بھی جنگ ہو رہی ہے۔ حضرت سعد نے عرض کیا نہیں۔ میں سوائے اس زمین کے اور کہیں نہیں جاؤں گا جہاں سے مَیں بھاگا ہوں یا ناکام واپس آیا ہوں اور ان دشمنوں کے مقابل پر ہی نکلوں گا جنہوں نے میرے ساتھ جو کرنا تھا کیا یعنی مراد یہ تھی کہ لڑائی میں وہ غالب آ گئے۔ چنانچہ حضرت سعد بن عُبَیدؓ قادسیہ آئے اور وہاں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ عبدالرّحمٰن بن ابولَیْلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عُبَید نے لوگوں سے وعظ کیا اور کہا کہ کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے اور کل ہم شہید ہوں گے۔ لہٰذا تم لوگ نہ ہمارے بدن سے خون دھونا اور نہ، سوائے ان کپڑوں کے جو ہمارے بدن پر ہیں، کوئی اَور کفن دینا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 349 سعد بن عبید دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 445 سعد بن عبید دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 57 سعد بن عبید دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

جنگِ جسر کی کچھ تفصیل ایک گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے بیان کی تھی۔ اس حوالے سے کچھ اور تھوڑا بیان کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جنگ جسر 13 ہجری میں دریائے فرات کے کنارے مسلمانوں اور ایرانیوں کے دِرمیان لڑی گئی تھی اور مسلمانوں کی طرف سے لشکر کے سپہ سالار حضرت اَبُوعُبَید ثَقَفِیؓ تھے جبکہ ایرانیوں کی طرف سے بَہْمَن جَاذَوَیہ سپہ سالار تھا۔ مسلمان فوج کی تعداد دس ہزار تھی جبکہ ایرانیوں کی فوج میں تیس ہزار فوجی اور تین سو ہاتھی تھے۔ دریائے فرات کے درمیان میں حائل ہونے کی وجہ سے یعنی بیچ میں دریائے فرات آ گیا تھا اس وجہ سے دونوں گروہ کچھ عرصہ تک لڑائی سے رُکے رہے یہاں تک کہ فریقین کی باہمی رضامندِی سے فرات پر جِسر یعنی ایک پل تیار کیا گیا۔ اسی پل کی وجہ سے اس کو جنگ جسر کہا جاتا ہے۔ جب پل تیار ہو گیا تو بَہْمَن جَاذَوَیہ نے حضرت اَبُوعُبَیدؓ کو کہلا بھیجا کہ تم دریا عبور کر کے ہماری طرف آؤ گے یا ہمیں عبور کرنے کی اجازت دو گے۔ حضرت اَبُوعُبَیدؓ کی رائے تھی کہ

مسلمانوں کی فوج دریا عبور کرکے مخالف گروہ سے جنگ کرے جبکہ لشکر کے سردار جن میں حضرت سَلِیطؓ بھی تھے اس رائے کے خلاف تھے لیکن حضرت ابوعُبَیدؓ نے دریائے فرات کو عبور کرکے اہلِ فارس کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ تھوڑی دیر تک لڑائی ایسے ہی چلتی رہی۔ کچھ دیر بعد بَہمَن جَاذُوَیہ نے اپنی فوج کو منتشر ہوتے دیکھا۔ دیکھا کہ ایرانیوں کی فوج پیچھے ہٹ رہی ہے تو اس نے ہاتھیوں کو آگے بڑھانے کا حکم دیا۔ ہاتھیوں کے آگے بڑھنے سے مسلمانوں کی صفیں بے ترتیب ہوگئیں۔ اسلامی لشکر ادھر ادھر ہٹنے لگا۔ حضرت ابوعُبَیدؓ نے مسلمانوں کو کہا کہ اے اللہ کے بندو! ہاتھیوں پر حملہ کرو اور ان کی سونڈیں کاٹ ڈالو۔ حضرت ابوعُبَیدؓ یہ کہہ کر خود آگے بڑھے اور ایک ہاتھی پر حملہ کرکے اس کی سونڈ کاٹ ڈالی۔ باقی لشکر نے بھی یہی دیکھ کر تیزی سے لڑائی شروع کر دی اور کئی ہاتھیوں کی سونڈیں اور پاؤں کاٹ کر ان کے سواروں کو قتل کر دیا۔ اتفاق سے حضرت ابوعُبَیدؓ ایک ہاتھی کے سامنے آئے۔ آپؓ نے وار کرکے اس کی سونڈ کاٹ دی مگر آپؓ اس ہاتھی کے پاؤں کے نیچے آ گئے اور دب کر شہید ہو گئے۔ حضرت ابوعُبَیدؓ کی شہادت کے بعد سات آدمیوں نے باری باری اسلامی جھنڈا سنبھالا اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ آٹھویں شخص حضرت مُثَنّیٰؓ تھے جنہوں نے اسلامی جھنڈے کو لے کر دوبارہ ایک پُرجوش حملے کا ارادہ کیا لیکن اسلامی لشکر کی صفیں بے ترتیب ہوگئی تھیں اور لوگ مسلسل سات امیروں کو شہید ہوتے دیکھ کر اِدھر اُدھر بھاگنا شروع ہو گئے تھے جبکہ کچھ دریا میں کود گئے تھے۔ حضرت مُثَنّیٰؓ اور آپؓ کے ساتھی مردانگی سے لڑتے رہے۔ بالآخر حضرت مُثَنّیٰؓ زخمی ہو گئے اور آپؓ لڑتے ہوئے دریائے فرات عبور کرکے واپس آ گئے۔ اس واقعہ میں مسلمانوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ مسلمانوں کے چار ہزار آدمی شہید ہوئے جبکہ ایرانیوں کے چھ ہزار فوجی مارے گئے۔ (ماخوذ از تاریخ ابن خلدون (مترجم) حکیم احمد حسین الٰہ آبادی جلد 3 صفحہ 270 تا 273 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2003ء)

بہرحال یہ جنگ اس لیے ہوئی تھی کہ ایرانیوں کی طرف سے بار بار حملے ہو رہے تھے اور ان حملوں کو روکنے کے لیے یہ اجازت لی گئی تھی کہ جنگ کریں۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے حضرت سَہل بن عَتِیکؓ۔ ان کا نام سُہَیل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان کی والدہ کا نام جَمِیلَہ بنتِ عَلقَمَہ تھا۔ حضرت سہل بن عَتِیکؓ ستر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ نے غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ (طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 387 سہل بن عتیک دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (اسد الغابۃ جلد 2 صفحہ 578 سہل بن عتیک دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سُہَیل بن رافعؓ۔ حضرت سُہَیل کا تعلق قبیلہ بنو نَجّار سے تھا۔ وہ زمین جس پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی وہ آپؓ اور آپؓ کے بھائی حضرت سہل کی ملکیت تھی۔ آپؓ کی والدہ کا نام زُغَیبَہ بنتِ سَہل تھا۔ حضرت سہیلؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے اور حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 372 سہیل بن رافع، دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے جو تحریر فرمایا ہے پیش کرتا ہوں۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ

''جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے، ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ آپؐ اس کے گھر میں ٹھہریں۔ جس جس گلی میں سے آپؐ کی اونٹنی گزرتی تھی اس گلی کے مختلف خاندان اپنے گھروں کے آگے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتے تھے اور کہتے تھے یا رسولؐ اللہ! یہ ہمارا گھر ہے اور یہ ہمارا مال ہے اور یہ ہماری جانیں ہیں جو آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ یا رسولؐ اللہ! اور ہم آپؐ کی حفاظت کرنے کے قابل ہیں۔ آپؐ ہمارے ہی پاس ٹھہریں۔ بعض لوگ جوش میں آگے بڑھتے اور آپؐ کی اونٹنی کی باگ پکڑ لیتے تا کہ آپؐ کو اپنے گھر میں اتروالیں مگر آپؐ ہر ایک شخص کو یہی جواب دیتے تھے کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو یہ آج خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے۔'' (جو اس کو حکم ہوگا۔ یہی سمجھو کہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہاں یہ بیٹھ جائے گی) ''یہ وہیں کھڑی ہوگی جہاں خدا تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔ آخر مدینہ کے ایک سرے پر بنو نجار کے یتیموں کی ایک زمین کے پاس جا کر اونٹنی ٹھہر گئی۔ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کا یہی منشاء معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں ٹھہریں۔ پھر فرمایا یہ زمین کس کی ہے؟ زمین کچھ یتیموں کی تھی۔ ان کا ولی آگے بڑھا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ فلاں فلاں یتیم کی زمین ہے اور آپؐ کی خدمت کیلئے حاضر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہم کسی کا مال مفت نہیں لے سکتے۔ آخر اس کی قیمت مقرر کی گئی اور آپؐ نے اس جگہ پر مسجد اور اپنے مکانات بنانے کا فیصلہ کیا۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 228)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل سیرت خاتم النّبیینؐ میں کچھ اس طرح لکھی ہے کہ ''مدینہ کے قیام کا سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر تھا جس جگہ آپؐ کی اونٹنی آکر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سُہَیل کی ملکیت تھی جو حضرت اَسعَد بن زُرَارَہؓ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ یہ ایک افتادہ جگہ تھی۔'' یعنی بالکل بنجر، غیر آباد جگہ تھی ''جس کے ایک حصہ میں کہیں کہیں کھجوروں کے درخت تھے۔'' اکا دکا درخت لگے ہوئے تھے۔ ''اور دوسرے حصہ میں کچھ کھنڈرات وغیرہ تھے'' گرے ہوئے مکان تھے، کھنڈر تھے۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرمایا اور دس دینار...... میں یہ زمین خرید لی گئی اور جگہ کو ہموار کرکے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوگئی۔''

(ماخوذ از سیرت خاتم النّبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 269)

ایک روایت کے مطابق اس زمین کی یہ جو رقم تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کی تھی۔

(شرح زرقانی جلد 2 صفحہ 186 دارالکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

پھر لکھتے ہیں کہ جگہ کو ہموار کرکے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا مانگتے ہوئے سنگ بنیاد رکھا اور جیسا کہ قبا کی مسجد میں ہوا تھا صحابہؓ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا جس میں کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے تھے۔ بعض اوقات اینٹیں اٹھاتے ہوئے صحابہ حضرت عبداللہ بن رَوَاحہ انصاری کا یہ شعر پڑھتے تھے کہ

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَر، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں ہے جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے۔ بلکہ اے ہمارے مولیٰ! یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی صحابہ کام کرتے ہوئے عبداللہ بن رَوَاحہ کا یہ شعر پڑھتے تھے کہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَہ، فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَہ

یعنی اے ہمارے اللہ! اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے پس تُو اپنے فضل سے انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔ جب صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے یا اشعار پڑھتے تھے تو بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی آواز کے ساتھ آواز ملا دیتے تھے اور اس طرح ایک لمبے عرصہ کی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہوئی۔ مسجد کی عمارت پتھروں کی سلوں اور اینٹوں کی تھی جو لکڑی کے کھمبوں کے درمیان چُنی گئی تھی۔ اس زمانے میں مضبوط عمارت کے لیے یہ رواج تھا کہ لکڑی کے بلاک کھڑے کرکے، کھمبے بنا کر یا pillar بنا کر اس کے اندر یہ اینٹیں اور مٹی کی دیواریں لگائی جاتی تھی تاکہ مضبوطی قائم رہے۔ یہ اس کا سٹرکچر (structure) ہوتا تھا اور چھت پر کھجور اور تنے اور شاخیں ڈالی گئی تھیں۔ مسجد کے اندر چھت کے سہارے کے لیے کھجور کے ستون تھے اور جب تک منبر کی تجویز نہیں ہوئی، وہ منبر جہاں کھڑے ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے انہی ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے وقت ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ مسجد کا فرش کچا تھا اور چونکہ زیادہ بارش کے وقت چھت ٹپکنے لگتی تھی اس لیے ایسے اوقات میں فرش پر کیچڑ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس تکلیف کو دیکھ کر بعد میں کنکریوں کا فرش بنوا دیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے پتھر وہاں ڈالے گئے۔ شروع شروع میں مسجد کا رخ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا تھا لیکن تحویل قبلہ کے وقت یہ رخ بدل دیا گیا۔ مسجد کی بلندی یعنی height اس وقت دس فٹ تھی (چھت دس فٹ اونچی تھی)۔ اور طول ایک سو پانچ فٹ (لمبائی ایک سو پانچ فٹ تھی) اور عرض 90 فٹ کے قریب تھا (چوڑائی جو تھی نوے فٹ تھی) لیکن بعد میں اس کی توسیع کر دی گئی۔ یہ بھی جو 105 فٹ اور 90 فٹ کا رقبہ بنتا ہے یہ تقریباً پندرہ سولہ سو نمازیوں کے لیے جگہ بنتی ہے۔

مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترا بنایا گیا تھا جسے صُفَّہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کے لیے تھا جو بے گھر بار تھے، جن کا گھر کوئی نہیں ہوتا تھا۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اَصحابُ الصُّفَّہ کہلاتے تھے۔ ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعۂ معاش نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی خبرگیری فرماتے تھے اور جب کبھی آپؐ کے پاس کوئی ہدیہ وغیرہ آتا تھا یا گھر میں کچھ ہوتا تھا تو ان کا حصہ ضرور نکالتے تھے۔ ان لوگوں کا کھانا پینا اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے بلکہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود فاقہ کرتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا تھا وہ اصحاب الصفہ کو بھجوا دیتے تھے۔ انصار بھی ان لوگوں کی مہمان نوازی میں حتی المقدور مصروف رہتے تھے اور ان کے لیے کھجوروں کے خوشے لا لا کر مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی حالت تنگ رہتی تھی اور بسا اوقات فاقے تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ حالت کئی سال تک جاری رہی حتّٰی کہ کچھ تو مدینہ کی آبادی کی وسعت کے نتیجہ میں ان لوگوں کے لیے کام نکل آیا مزدوری وغیرہ ملنے لگ گئی اور کچھ قومی بیت المال سے امداد کی صورت پیدا ہوگئی۔ حالات بہتر ہوئے تو ان کی مدد ہونے لگ گئی۔

مسجد کے ساتھ ملحق طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رہائشی مکان تیار کیا گیا تھا۔ مکان کیا تھا ایک دس پندرہ فٹ کا چھوٹا سا حجرہ تھا اور اس حجرے اور مسجد کے درمیان ایک دروازہ رکھا گیا تھا جس میں سے گزر کر آپؐ نماز وغیرہ کے لیے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَور شادیاں کیں تو اسی حجرے کے ساتھ ساتھ دوسرے حجرات بھی تیار ہوتے گئے اور مسجد کے آس پاس بعض اور صحابہ کے مکانات بھی تیار ہو گئے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

یہ تھی مسجد نبویؐ جو مدینہ میں تیار ہوئی اور اس زمانہ میں چونکہ اَور کوئی پبلک عمارت ایسی نہیں تھی جہاں قومی کام سرانجام دیے جاتے۔ اس لیے ایوانِ حکومت کا کام بھی یہی مسجد دیتی تھی۔ یہی دفتر تھا۔ یہی حکومت کا پورا سیکرٹیریٹ (secretariat) تھا۔ یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگتی تھی۔ یہیں تمام قسم کے مشورے ہوتے تھے۔ یہیں مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ یہیں سے احکامات صادر ہوتے تھے۔ یہی قومی مہمان خانہ تھا یعنی کہ جو مہمان خانہ تھا وہ بھی یہی مسجد ہی تھا۔ اور ہر قومی کام جو تھا وہ اسی مسجد میں انجام دیا جاتا تھا۔ اور ضرورت ہوتی تھی تو اسی سے جنگی قیدیوں کا حبس گاہ کا کام بھی لیا جاتا تھا یعنی یہیں مسجد میں جنگی قیدی بھی رکھے جاتے تھے اور بہت سارے قیدی ایسے بھی تھے جب مسلمانوں کو عبادت کرتے اور آپس کی محبت اور پیار دیکھتے تھے تو ان میں سے پھر مسلمان بھی ہوئے۔

بہرحال اس کے بارے میں سر ولیم میور بھی ذکر کرتا ہے جو ایک مستشرق ہے اور اسلام کے خلاف بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی کافی لکھتا ہے، لیکن وہ یہاں اس کے بارے میں لکھتا ہے کہ گو یہ مسجد سامان تعمیر کے لحاظ سے نہایت سادہ اور معمولی تھی لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مسجد اسلامی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتی ہے۔ رسول خداؐ اور ان کے اصحابؓ اسی مسجد میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتے تھے۔ یہیں اسلامی نماز کا باقاعدہ باجماعت صورت میں آغاز ہوا۔ یہیں تمام مسلمان جمعہ کے دن خدا کی تازہ وحی کو سننے کے لیے مؤدبانہ اور مرعوب حالت میں جمع ہوتے تھے۔ یہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فتوحات کی تجاویز پختہ کیا کرتے تھے۔ یہیں وہ ایوان تھا جہاں مفتوح اور تائب قبائل کے وفود ان کے سامنے پیش ہوتے تھے۔ یہی وہ دربار تھا جہاں سے وہ شاہی احکام جاری کیے جاتے تھے جو عرب کے دُور دراز کونوں تک باغیوں کو خوف سے لرزا دیتے تھے اور بالآخر اسی مسجد کے پاس اپنی بیوی عائشہؓ کے حجرے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان دی اور اسی جگہ اپنے دو خلیفوں کے پہلو بہ پہلو وہ مدفون ہیں۔

یہ مسجد اور اس کے ساتھ کے حجرے کم و بیش سات ماہ کے عرصہ میں تیار ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نئے مکان میں اپنی بیوی حضرت سودہؓ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ بعض دوسرے مہاجرین نے بھی انصار سے زمین حاصل کر کے مسجد کے آس پاس مکانات تیار کر لیے اور جنہیں مسجد کے قریب زمین نہیں مل سکی انہوں نے دور دور مکان بنا لیے اور بعض کو انصار کی طرف سے بنے بنائے مکان مل گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ صفحہ 269 تا 271)

بہرحال حضرت سُہَیل اور ان کے بھائی وہ خوش قسمت تھے جن کو اسلام کے اس عظیم مرکز میں اپنی زمین پیش کرنے کی توفیق ملی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن خَیثَمہؓ۔ حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام ہِند بنتِ اَوس تھا۔ حضرت ابوضَیّاح نُعمان بن ثابتؓ جو کہ بدری صحابی ہیں والدہ کی طرف سے آپؓ کے بھائی تھے۔ آپؓ کی کنیت ابوخَیثَمہ اور ابوعبداللہ بیان کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کے اور حضرت ابوسلمہ بن عَبدُ الاَسَدؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 366-367 سعد بن خیثمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 429 سعد بن خیثمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت سعدؓ ان بارہ نقباء میں سے یعنی نقیبوں میں سے تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر مدینہ کے مسلمانوں کا نقیب مقرر فرمایا تھا۔ بارہ نقیب کس طرح مقرر ہوئے۔ اس کی کچھ تفصیل اور نقیبوں کے نام اور کام کے بارے میں بھی بتاتا ہوں جو سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ 13/نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقع پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں سے ستّر شخص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مکہ آئے تھے۔ مُصعَب بن عُمیرؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ مُصعَب کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آ کر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مُصعَبؓ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملا۔ آپؐ سے مل کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر پھر آپ کے پاس آؤں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے آپؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔ وہ بہت جلی بھنی بیٹھی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مُصعَبؓ نے کہا ماں میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مُصعَبؓ نے آہستہ سے جواب دیا کہ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکی مشرکہ تھی سنتے ہی شور مچا دیا کہ مجھے ستاروں کی قسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہیں ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مُصعَبؓ کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ بھاگ گئے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُصعَبؓ سے انصار کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور ان میں سے بعض لوگ آپؐ سے انفرادی طور پر ملاقات بھی کر چکے تھے مگر چونکہ اس موقع پر ایک اجتماعی اور خلوت کی ملاقات کی ضرورت تھی یعنی علیحدہ ملاقات ہونی چاہیے تھی اس لیے مراسم حج کے بعد ماہ ذی الحجہ کی وسطی تاریخ مقرر کی گئی کہ اس دن نصف شب کے قریب یہ سب لوگ گزشتہ سال والی گھاٹی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر ملیں تا کہ اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ علیحدگی میں بات چیت ہو سکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو تاکید فرمائی کہ اکٹھے نہ آئیں بلکہ ایک ایک دو دو کر کے آئیں دشمن کی نظر پڑ سکتی ہے اور وقت مقررہ پر گھاٹی میں پہنچ جائیں اور اگر کوئی سویا ہوا ہے تو سوتے کو نہ جگائیں اور نہ غیر حاضر کا انتظار کریں۔ چنانچہ جب مقررہ تاریخ آئی تو رات کے وقت جبکہ ایک تہائی رات جا چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے گھر سے نکلے اور راستے میں اپنے چچا عباس کو ساتھ لیا جو ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے، مشرک تھے مگر آپؐ سے محبت رکھتے تھے اور خاندان ہاشم کے رئیس تھے۔ اور پھر دونوں مل کر اس گھاٹی میں پہنچے۔ ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ انصار بھی ایک ایک دو دو کر کے آ پہنچے۔ یہ ستر اشخاص تھے اور اوس اور خزرج دونوں قبیلوں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ سب سے پہلے عباس نے گفتگو شروع کی یعنی حضرت عباس جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے کہ اے خزرج کے گروہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان میں ایک معزز اور محبوب ہے اور وہ خاندان آج تک اس کی حفاظت کا ضامن رہا ہے اور ہر خطرے کے وقت میں اس کے لیے سینہ سپر ہوا ہے مگر اب محمد کا ارادہ اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جانے کا ہے۔ سو اگر تم اسے اپنے پاس لے جانے کی خواہش رکھتے ہو تو تمہیں اس کی ہر طرح حفاظت کرنی ہوگی اور ہر دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا پڑے گا۔ اگر تم اس کے لیے تیار ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے صاف صاف جواب دے دو کیونکہ صاف صاف بات اچھی ہوتی ہے۔ بَرَاء بن مَعْرُورؓ جو انصار کے قبیلے کے ایک معمر اور بااثر بزرگ تھے انہوں نے کہا کہ عباس ہم نے تمہاری بات سن لی ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی زبان مبارک سے کچھ فرماویں اور جو ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں وہ بیان فرمائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی تعلیم بیان فرمائی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے لیے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریر ختم کر چکے تو بَرَاء بن مَعْرُور نے عرب کے دستور کے مطابق آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یا رسولؐ اللہ! ہمیں اس خدا کی قسم ہے جس نے آپ کو حق اور صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ہم اپنی جانوں کی طرح آپ کی حفاظت کریں گے۔ ہم لوگ تلواروں کے سائے میں پلے ہیں اور بات یہ کہہ ہی رہے تھے، ابھی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اَبُو الہَیثَم بِن تَیِّہان ایک اور شخص وہاں بیٹھا تھا، اس نے ان کی بات کاٹ کر کہا کہ یا رسول اللہ! (یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے) یثرب کے یہود کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں، پرانے تعلقات ہیں، آپؐ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ آپؐ کو غلبہ دے تو آپؐ ہمیں چھوڑ کر اپنے وطن میں واپس تشریف لے آئیں اور ہم نہ اِدھر کے رہیں اور نہ اُدھر کے رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنس کر فرمایا کہ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست اور تمہارے دشمن میرے دشمن۔ اس پر عباس بن عُبَادَہ انصاری نے اپنے ساتھیوں پر نظر ڈال کر کہا کہ لوگو! کیا تم سمجھتے ہو کہ اس عہد و پیمان کے کیا معنی ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ تمہیں ہر اسود و احمر، ہر کالے گورے کے مقابلے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ ہر شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تمہیں تیار ہونا پڑے گا اور ہر قربانی کے لیے آمادہ رہنا چاہیے۔ لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں مگر یا رسول اللہ! اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟ پھر ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم تو یہ سب کچھ کریں گے ہمیں کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں یہ سودا منظور ہے یا رسول اللہ! آپؐ اپنا ہاتھ آگے کریں۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا اور یہ ستر جانثاروں کی جماعت ایک دفاعی معاہدے میں آپ کے ہاتھ پر بک گئی۔ اس بیعت کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے۔

جب بیعت ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے بارہ نقیب چنے تھے جو موسیٰ کی طرف سے ان کے نگران اور محافظ تھے۔ میں بھی تم میں سے بارہ نقیب مقرر کرنا چاہتا ہوں جو تمہارے نگران اور محافظ ہوں گے اور وہ میرے لیے عیسیٰ کے حواریوں کی طرح ہوں گے اور میرے سامنے اپنی قوم کے متعلق جوابدہ ہوں گے۔ پس تم مناسب لوگوں کے نام تجویز کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ بارہ آدمی تجویز کیے گئے جنہیں آپؐ نے منظور فرمایا اور انہیں ایک ایک قبیلے کا نگران مقرر کر کے ان کے فرائض سمجھا دیے اور بعض قبائل کے لیے آپؐ نے دو دو نقیب مقرر فرمائے۔ بہرحال ان بارہ نقیبوں کے نام یہ ہیں :

اَسعَد بن زُرَارَۃ۔ اُسَید بن الحُضَیر۔ ابوالہَیثَم مالِک بن تَیِّہان۔ سعد بن عُبَادہ۔ بَرَاء بن مَعْرُور۔ عبداللہ بن رَوَاحہ۔ عُبَادہ بن صَامِت۔ سَعد بن رَبیع۔ رَافِع بن مَالِک۔ عبدُ اللہ بن عمرو اور سَعد بن خَیثَمہ (جن کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ سعد بن خَیثَمہ بھی ان نقیبوں میں سے ایک نقیب تھے) اور مُنذِر بن عَمرو۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ صفحہ 227 تا 232)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہجرت مدینہ کے وقت قبا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کُلثُوم بن الہِدمؓ کے گھر قیام فرمایا۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سَعد بن خَیثَمہؓ کے گھر قیام فرمایا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت کلثوم بن الہدمؓ کے گھر ہی تھا لیکن جب آپ ان کے گھر سے نکل کر لوگوں میں بیٹھتے تو وہ سعد بن خَیثَمہؓ کے گھر تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر صفحہ 215-216 فصل فی دخولہ علیہ السلام...... دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُصعَب بن عُمیرؓ کو مدینہ کے مسلمانوں کی تربیت کے لیے بھجوایا تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے آپؐ سے نماز جمعہ کی اجازت چاہی۔ اس پر آپؐ نے انہیں اجازت دی اور جمعہ کے متعلق ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ان ہدایات کے ماتحت مدینہ میں جو پہلا جمعہ ادا کیا گیا وہ حضرت سَعد بن خَیثَمہؓ کے گھر ادا کیا گیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 87-88 مصعب الخیر، دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

یہ حوالہ الطبقات الکبریٰ کا ہے۔ حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کا قبا میں ایک کنواں تھا جسے اَلغَرس کہا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پانی پیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کے بارے میں فرمایا کہ یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی بہترین ہے۔ یعنی بہت اچھا میٹھا ٹھنڈا پانی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو اسی کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو بِئرِ غَرس سے سات مشکیزے لا کر اس کے پانی سے مجھے غسل دینا۔ ابوجعفر محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ غسل دیا گیا۔ آپؐ کو پانی اور بیری کے پتوں سے قمیض میں ہی غسل دیا گیا۔ یعنی قمیض نہیں اتاری گئی تھی۔ حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت فضلؓ نے آپؐ کو غسل دیا اور ایک روایت کے مطابق حضرت اُسامہ بن زیدؓ حضرت شُقرانؓ اور حضرت اَوس بن خَولِیؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے میں شریک تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 2 صفحہ 214 ذکر غسل رسول اللہ ﷺ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی غسل النبی ﷺ حدیث نمبر 1468) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 7 صفحہ 229، الباب الاول: فیما یستعذب لہ الماء...... الخ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1993ء)

قریش کے مظالم سے تنگ آ کر مدینہ ہجرت کرنے والے بہت سارے مسلمانوں کی پہلی منزل عموماً حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کا گھر ہوا کرتی تھی۔ جو لوگ بھی ہجرت کر کے آتے تھے وہ حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کے گھر ٹھہرا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت حمزہؓ۔ ان میں سے بعض لوگوں کے نام جو ملتے ہیں وہ یہ ہیں: حضرت حمزہؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو غلام تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو حضرت سعد بن خَیثَمہؓ کے گھر ٹھہرے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 6، و32، و36، و112، دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

سُلَیمان بن اَبَان روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے لیے نکلے تو حضرت سعد بن خَیثَمہؓ اور آپؓ کے والد دونوں نے آپؐ کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات عرض کی گئی کہ دونوں باپ بیٹا گھر سے نکل رہے ہیں۔ اس پر آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ ان دونوں میں سے صرف ایک جا سکتا ہے۔ وہ دونوں قرعہ اندازی کر لیں۔ حضرت خَیثَمہؓ نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ ہم میں سے ایک ہی جا سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ عورتوں کے پاس وہاں نگرانی کے لیے، حفاظت کے لیے رک جاؤ۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں ضرور آپؓ کو ترجیح دیتا لیکن میں خود شہادت کا طلبگار ہوں۔ اس پر ان دونوں نے قرعہ اندازی کی تو قرعہ حضرت سَعدؓ کے نام نکلا۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے لیے نکلے اور جنگ بدر میں شہید ہو گئے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 3 صفحہ 209 ومن مناقب سعد بن خیثمہ حدیث 4866، دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

آپ کو عَمرو بن عَبدِ وُدّ نے شہید کیا اور ایک قول کے مطابق طُعَیمَہ بن عَدِی نے آپؓ کو شہید کیا تھا۔ طُعَیمَہ کو حضرت حمزہؓ نے جنگ بدر میں اور عَمرو بن عَبدِ وُدّ کو حضرت علیؓ نے جنگ خندق میں قتل کیا تھا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 429 سعد بن خیثمہ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ بدر کے روز جب دن چڑھ گیا اور مسلمانوں اور (ایک روایت یہ ہے) مسلمانوں اور کفار کی صفیں باہم مل گئیں یعنی جنگ شروع ہو گئی تو میں ایک آدمی کے تعاقب میں نکلا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ریت کے ٹیلے پر حضرت سعد بن خَیثَمہؓ ایک مشرک سے لڑ رہے ہیں یہاں تک کہ اس مشرک نے حضرت سَعدؓ کو شہید کر دیا۔ وہ مشرک لوہے کی زرہ میں ملبوس گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ گھوڑے سے نیچے اترا۔ اس نے مجھے پہچان لیا تھا لیکن میں اسے نہ پہچان سکا۔ اُس نے مجھے لڑائی کے لیے للکارا۔ میں اس کی طرف بڑھا۔ جب وہ آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ کرنے لگا تو میں نیچے کو پیچھے ہٹا تا کہ بلندی سے میرے قریب آ جائے۔ زیادہ اونچا نہ ہو۔ لڑائی کا اصول ہے، نیچے آئے اور قریب آ جائے کیونکہ مجھے یہ ناگوار گزرا کہ وہ بلندی سے مجھ پر تلوار سے وار کرے۔ جب میں اس طرح ایک قدم پیچھے ہٹ رہا تھا تب وہ بولا کہ اے ابن ابی طالب! کیا بھاگ رہے ہو؟ تو میں نے اسے کہا کہ قَرِیْبٌ مَفَرُّ ابنِ الشَّتْرَاء۔ کہ اشْتَرَاء کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے یعنی کہ ناممکن ہے۔ یہ عربوں میں ایک محاورہ بن گیا تھا کیونکہ کہتے ہیں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لیے آتا تھا۔ لوگ اس پر حملے کرتے تو بھاگ جاتا لیکن اس کا بھاگنا عارضی ہوتا تھا۔ پھر وہ جلدی موقع پا کر دوبارہ حملہ کر دیتا تھا۔ پس یہ بطور ضرب المثل استعمال ہونے لگا تھا کہ داؤ پیچ کے لیے پیچھے ہٹو اور پھر حملہ کرو۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ جب میرے قدم جم گئے اور وہ بھی میرے قریب پہنچ گیا تو اس نے اپنی تلوار سے مجھ پر حملہ کیا جسے میں نے اپنی ڈھال پر لیا اور اس کے کندھے پر اس زور سے وار کیا کہ میری تلوار اس کی زرہ کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ مجھے یقین تھا کہ میری تلوار اس کا خاتمہ کر دے گی کہ اپنے پیچھے سے مجھے تلوار کی چمک محسوس ہوئی۔ کہتے ہیں دوسرا وار ابھی کرنا تھا کہ اتنے میں مجھے پیچھے سے تلوار کی چمک سی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا سر فوراً نیچے کر لیا کہ پیچھے سے کوئی تلوار آ رہی ہے اور وہ تلوار اس زور سے اس دشمن پر پڑی کہ اس کا سر مع خَود کے تن سے جدا ہو گیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت حمزہؓ تھے۔ وہ اس کو کہہ رہے تھے کہ میرے وار کو سنبھالو کہ میں ابن عبدالمطلب ہوں۔ (کتاب المغازی للواقدی صفحہ 92-93 غزوہ بدر، عالم الکتب 1984ء) (لغات الحدیث جلد 2 صفحہ 431 مطبوعہ علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

اس روایت سے کہتے ہیں ناں کہ فلاں نے فلاں کو قتل کیا تو یہی لگتا ہے کہ طُعَیمَہ بن عدی نے حضرت سعدؓ کو شہید کیا تھا اور پھر وہ وہیں مارا گیا۔ ایک روایت کے مطابق جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو گھوڑے تھے ایک گھوڑے پر حضرت مُصعَب بن عُمیرؓ اور دوسرے پر حضرت سعد بن خَیثَمہؓ سوار تھے۔ حضرت زُبیر بن العَوامؓ اور حضرت مِقدَاد بن اسودؓ بھی باری باری ان پر سوار ہوئے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 3 صفحہ 110 سیاق قصۃ بدر، دارالکتب العلمیہ بیروت 1988ء)

جنگ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنے گھوڑے تھے؟ اس کے متعلق تاریخوں میں مختلف روایات ملتی ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا خیال ہے کہ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس ستّر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 353)

لیکن یہ بھی بعض دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ گھوڑوں کی تعداد تین اور پانچ بھی بیان ہوئی ہے۔

(شرح زرقانی جلد 2 صفحہ 260 باب غزوۃ بدر الکبریٰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء) (السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 205 باب ذکر مغازیہ ﷺ مطبوعہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

بہرحال جو بھی ساز و سامان اور گھوڑے اور اونٹ تھے یا ان کی تعداد تھی اس کی کافروں کے ساز و سامان کے ساتھ اور گھوڑوں کی تعداد سے تو کوئی نسبت ہی نہیں تھی لیکن جب مسلمانوں پر حملہ ہوا، جنگ ٹھونسی گئی اور کافر اپنے زعم میں اس لیے آئے کہ اب اسلام کو ختم کر دیں گے تو پھر ان مومنین نے اپنے سامان کی طرف نہیں دیکھا، گھوڑوں کی طرف نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر ایک قربانی کرنے کی تڑپ تھی جیسا کہ ان کے جواب سے بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہاں کسی اَور دنیاوی چیز کی خواہش کا سوال نہیں ہے یہاں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کا سوال ہے۔ اس لیے بیٹے نے باپ کو کہا کہ میں یہاں تمہیں ترجیح نہیں دے سکتا۔ بہرحال ایک تڑپ تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور پھر فتح بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (آل عمران: 60)

یقیناً عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے۔

اسے اس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا تو وہ ہونے لگا (اور ہو کر رہا)

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہیئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیمیلیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

خطبہ جمعہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرا کوئی دعویٰ قرآن کے مطابق نہ ہو تو میں اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دوں

’’اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے ادھر ہی میں بھی ہوں‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں
زمانے کی حالت، مسیح موعود کے ظہور کی ضرورت، آپؑ کے ظہور کے زمانہ کی خصوصیت، آپؑ کی بعثت کی جگہ
آپؑ کی ماموریت کی شہادتیں نیز حق معلوم کرنے کے بارہ میں راہنمائی کیلئے حضرت اقدس علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریقہ کا ایمان افروز بیان

خلافت کے وفادار، نیک اور وفا شعار بزرگان مولانا خورشید احمد انور صاحب (وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)
مکرم طاہر حسین منشی صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ فجی) اور مالی کے مخلص باشندے مکرم موسیٰ سسکو صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/مارچ 2019ء بمطابق 22/تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ-
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ- الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ- مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ- اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ-
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ- صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ-

کل 23/مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس تاریخ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آخری زمانے میں آکر اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کو بتانا تھا اور پھیلانا تھا اور مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا تھا بلکہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا تھا اس کا اعلان ہوا۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور یوں آپؑ نے اپنی بیعت کا آغاز فرمایا۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہی کچھ ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کے آنے کی ضرورت، زمانے کی حالت اور اپنے دعوے کے بارے میں اور جو مختلف نشانات اس سے وابستہ تھے ان کے بارے میں بتایا ہے۔

آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ ؎

’’وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت   میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا‘‘

(درثمین، صفحہ 160)

پس زمانے کی حالت متقاضی تھی کہ کوئی آئے جو اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالے لیکن بدقسمتی سے مسلمان علماء کی اکثریت نے جو پہلے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیح آئے اور بڑی شدت سے یہ انتظار کر رہے تھے لیکن آپؑ کے دعوے کے بعد اکثریت نے مخالفت کی اور عامۃ المسلمین کو جھوٹی کہانیاں سنا کر، جھوٹی باتیں آپؑ کی طرف منسوب کر کے آپؑ کے خلاف اور آپؑ کی جماعت کے خلاف اس قدر بھڑکایا کہ قتل کے فتوے دیے جانے لگے۔ بلکہ آج تک احمدیوں پر بعض ملکوں اور جگہوں پر ظلم و بربریت دکھاتے ہوئے قتل و غارت گری کی ایسی ہولناک مثالیں قائم کی جارہی ہیں یا کی گئیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا گیا جن کا اسلام کی حقیقت جاننے والے کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور کبھی ان سے ایسی حرکتیں عمل میں آہی نہیں سکتیں۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حالات اور مسیح موعود کے آ جانے کے بارے میں کس طرح مختلف ارشادات فرمائے ہیں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کیوں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت ہے اور مسیح کو اس زمانے سے کیا خصوصیت ہے؟ آپؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ بہرحال میں نے ہی آنا تھا۔ زمانہ متقاضی تھا کہ کوئی آئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’قرآن شریف نے اسرائیلی اور اسماعیلی دو سلسلوں میں خلافت کی مماثلت کا کھلا کھلا اشارہ کیا ہے جیسے اس آیت سے ظاہر ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ (النور:56)‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اسرائیلی سلسلہ کا آخری خلیفہ جو چودھویں صدی پر بعد حضرت موسیٰؑ آیا وہ مسیح ناصریؑ تھا۔ مقابل میں ضرور تھا کہ اس امّت کا مسیح بھی چودھویں صدی کے سر پر آوے۔ علاوہ ازیں اہل کشف نے‘‘ (جن کو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، صاحب کشوف تھے انہوں نے، بہت سارے پرانے بزرگوں نے) ’’اسی صدی کو بعثت مسیح کا زمانہ قرار دیا‘‘ (ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اہل حدیث کا اتفاق ہو چکا ہے کہ علامات صُغریٰ کُل اور علامات کُبریٰ ایک حد تک پوری ہو چکی ہیں۔‘‘ (یعنی بڑی اور چھوٹی علامات جو مسیح کے آنے کی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’لیکن اس میں کسی قدر ان کی غلطی ہے۔‘‘ (علامات جو بھی تھیں) ’’علامات کُل پوری ہو چکی ہیں۔‘‘ (یہ نہیں کہ کچھ حد تک بلکہ مسیح کے آنے کی جو علامات تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ) ’’بڑی علامت یا نشان جو آنے والے کا ہے وہ بخاری شریف میں یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ وَیَقۡتُلُ الۡخِنۡزِیۡرَ الخ لکھا ہے یعنی نزول مسیح کا وقت غلبہ نصاریٰ اور صلیبی پرستش کا زور ہے۔ سو کیا یہ وہ وقت نہیں؟ کیا جو کچھ پادریوں سے نقصان اسلام کو پہنچ چکا ہے اس کی نظیر آدم سے لے کر آج تک کہیں ہے؟ ہر ملک میں تفرقہ پڑ گیا۔ کوئی ایسا خاندان اسلامی نہیں کہ جس میں سے ایک آدھ آدمی ان کے ہاتھ میں نہ چلا گیا ہو۔ سو آنے والے کا وقت صلیب پرستی کا غلبہ ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا غلبہ ہوگا کہ کس طرح درندوں کی طرح اسلام پر کینہ وری سے حملے کیے گئے۔‘‘ (یہ الفاظ ہی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں جو الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؑ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ پس ان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ کیا آپ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں یا اسلام کے دفاع کے لیے اور اس کی برتری ثابت کرنے کے لیے میدان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارے گئے ہیں۔ بہرحال) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’کیا کوئی گروہ مخالفین کا ہے کہ جس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت وحشیانہ الفاظ اور گالیوں سے یاد نہیں کیا؟ اب اگر آنے والے کا یہ وقت نہیں تو بہت جلدی وہ آیا بھی تو سو سال تک آئے گا کیونکہ وہ‘‘ (مسیح موعود) ’’وقت کا مجدد ہے جس کی بعثت کا زمانہ صدی کا سر ہوتا ہے۔ تو کیا اسلام میں موجودہ وقت میں اس قدر اَور طاقت ہے کہ ایک صدی تک پادریوں کے روز افزوں غلبہ کا مقابلہ کر سکے۔ غلبہ حد تک پہنچ گیا اور آنے والا آ گیا۔ ہاں اب وہ دجال کو اِتمام حجت سے ہلاک کرے گا کیونکہ حدیثوں میں آ چکا ہے کہ اس کے ہاتھ پر ملتوں کی ہلاکت مقدر ہے نہ لوگوں کی یا اہل ملل کی تو ویسا ہی پورا ہوا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 47-48)

یعنی مسیح محمدی نے جو آنا تھا تو اس نے دلائل اور براہین سے تمام دوسرے مذاہب پر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کرنی تھی اور اسلامی تعلیم کو ہر مذہب و ملت پر اپنی برتری منوانے کے لیے پیش کرنا تھا۔ ہزاروں غیر مسلم جو ہر سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں وہ آپؑ کے دیے ہوئے دلائل اور براہین کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔

پھر زمانے کی حالت اور مسیح موعود کی ضرورت کے بارے میں مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ

’’اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔‘‘ (اگر کوئی زمین اچھی نہ ہو، بنجر زمین ہو، سخت زمین ہو تو نقصان ہی ہوتا ہے) ’’اسی لیے آسمانی نور اترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ‘‘ (یعنی اپنی زمینوں کو، دلوں کی زمین کو اس قابل بناؤ) ’’تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے۔‘‘ (پانی کا اس پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا) ’’تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو اور ٹھوکر کھا کر اندھے کوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔‘‘ (یہ نہ ہو کہ کہیں تمہارا یہی حال ہو جائے کہ تاریکی ملے باوجود روشنی کے اور اندھے کنویں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ) فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے مگر تم ان پر قدم مارنے کے لیے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لیے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔‘‘ (کوئی فرق نہیں پڑتا تھا) ’’لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں‘‘ (ہیں۔ دائیں بائیں سے حملے ہو رہے ہیں) ’’جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔‘‘ (تمام قومیں اسی کوشش میں ہیں، اسی فکر میں ہیں۔ آج تک کسی نہ کسی طریقے سے یہی حال ہے) فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔‘‘ (آپؑ کے زمانے کی بات ہے آج سے سوا سو سال پہلے بلکہ ڈیڑھ سو سال پہلے) فرماتے ہیں کہ ’’عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر

ہے۔’’(اُس وقت مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ تھی۔اب تو تقریباً پچاس ساٹھ کروڑ ہے بلکہ اس سے زیادہ) فرمایا کہ’’اگر اس زیادتی تعداد کو جواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے’’(یعنی کہ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ہیں)’’تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔’’(جتنی مسلمانوں کی تعداد اتنی کتابیں لکھی گئی ہیں۔اور اب تو مختلف ذریعوں سے،میڈیا سے،سوشل میڈیا سے،انٹرنیٹ سے،مختلف ذرائع سے یہ کام اس سے بھی بڑھ چکا ہے۔نئے نئے طریقے اختیار کر لیے گئے ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں کہ مخالف ایک ایک کتاب ہندوستان کے ہر مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں)۔فرمایا کہ’’اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔مگر نہیں،ایسا نہیں ہوسکتا۔خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔’’(اتنی فکر بھی نہیں جتنی شادی بیاہ کے لیے فکر ہوتی ہے)’’اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ عیسائی عورتوں تک مرتے وقت لکھوکھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کے لیے وصیت کر جاتی ہیں۔’’(اس زمانے میں عیسائیوں کا مدد کی طرف رجحان تھا تو ان کی عورتیں بھی قربانیاں کیا کرتی تھیں)’’اور ان کا اپنی زندگیوں کو عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔’’(اُس زمانے کا آپؑ پھر نقشہ کھینچتے ہیں کہ)’’ہزار ہا لیڈیز مشنری گھروں اور کوچوں میں پھرتی’’(عیسائی عورتیں تبلیغ کرتی پھرتی ہیں)’’اور جس طرح بَن پڑے نقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں۔’’فرمایا کہ’’مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا کہ وہ پچاس روپیہ بھی اشاعت اسلام کے لیے وصیت کر کے مرا ہو۔ ہاں شادیوں اور دنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں’’(اور یہ اسراف تو آجکل بھی ہیں۔اسلام کی خدمت کے لیے جو تھوڑا بہت نام نہاد خرچ کرتے بھی ہیں، ان کے بھی جو دنیاوی خرچ ہیں ان خرچوں کی کوئی نسبت ہی نہیں ہے) فرمایا’’اور قرض لے کر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں مگر خرچ کرنے کے نہیں تو صرف اسلام کے لیے نہیں۔افسوس!افسوس!!اس سے بڑھ کر اَور مسلمانوں کی حالت قابل رحم کیا ہوگی؟’’

(ملفوظات،جلد 1،صفحہ 72 تا 74)

مسلمانوں کی اکثریت کا آج بھی یہی حال ہے۔گو کہ کچھ بہتری بعض جگہوں پر پیدا ہوئی ہے لیکن وہ بھی جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جتنا خرچ کیا جاتا ہے دین کے لیے اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہے۔یہ اس وقت کے حالات تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔اب اگر مسلمانوں کے ایک حصہ کو مذہب کی طرف توجہ پیدا بھی ہوئی ہے جیسا کہ میں نے کہا تو صرف اس حد تک ہے کہ اسلام پر قائم رہنا ہے۔چلو اس حد تک بہتری آئی ہے کہ ٹھیک ہے بہت سارے لوگ ہیں جو اسلام پہ قائم رہنا چاہتے ہیں۔کچھ حد تک مسجدیں بھی انہوں نے اپنی آباد کی ہیں۔لیکن اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے کوئی کوشش نہیں ہے اور اگر کوئی نام نہاد کوشش ہے تو وہ شدت پسندی کی ہے کہ ہم نے زبردستی اسلام کو پھیلانا ہے۔اس طرح مختلف گروہ بن چکے ہیں یا مسیح موعود کی اور اس کی جماعت کی مخالفت کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اب اگر اسلام دنیا میں پھیلنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔

آنے والے مسیح موعود کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کچھ نشانیاں بھی بتائی تھیں۔یہ نہیں کہ وہ آنے والا بغیر کسی نشانی کے دعویٰ کر دے گا۔چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’آنے والے کا ایک یہ نشان بھی ہے کہ اس زمانہ میں ماہ رمضان میں کسوف وخسوف ہوگا’’(چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن لگے گا)’’اللہ تعالیٰ کے نشان سے ٹھٹھا کرنے والے خدا سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔کسوف وخسوف کا اس کے دعویٰ کے بعد ہونا یہ ایک ایسا امر تھا جو افترا اور بناوٹ سے بعید تر ہے’’(اس کو افترا نہیں کہہ سکتے۔اتفاق بھی نہیں کہہ سکتے۔دھوکا بھی نہیں کہہ سکتے) فرمایا کہ’’اس سے پہلے کوئی کسوف وخسوف ایسا نہیں ہوا۔یہ ایک ایسا نشان تھا کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو کُل دنیا میں آنے والے کی منادی کرنی تھی۔چنانچہ اہل عرب نے بھی اس نشان کو دیکھ کر اپنے مذاق کے مطابق درست کہا۔ہمارے اشتہارات بطور منادی جہاں جہاں نہ پہنچ سکتے تھے وہاں وہاں اس کسوف وخسوف نے آنے والے کے وقت کی منادی کر دی۔یہ خدا کا نشان تھا جو انسانی منصوبوں سے بالکل پاک تھا۔خواہ کوئی کیسا ہی فلسفی ہو وہ غور کرے اور سوچے کہ جب مقرر کردہ نشان پورا ہو گیا تو ضرور ہے کہ اس کا مصداق بھی کہیں ہو۔یہ امر ایسا نہ تھا کہ جو کسی حساب کے ماتحت ہو جیسے کہ فرمایا تھا کہ یہ اس وقت ہوگا جب کوئی مدعی مہدویت ہو چکے گا’’(مہدی اور مسیح کا دعویٰ ہو چکا ہوگا تب یہ نشان ظاہر ہوگا) فرماتے ہیں کہ’’رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آدمؑ سے لے کر اس مہدی تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔اگر کوئی شخص تاریخ سے ایسا ثابت کرے تو ہم مان لیں گے۔’’ (ملفوظات،جلد 1،صفحہ 48-49)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ’’ایک اَور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذُوالسِّنِین طلوع کرے گا۔یعنی ان برسوں کا ستارہ جو پہلے گزر چکے ہیں۔یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔اب وہ ستارہ بھی طلوع ہو گیا جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور سے دی تھی۔اسی طرح قرآن شریف کے دیکھنے سے بھی پتہ لگتا ہے وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ۔وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ۔وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ۔وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ۔وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ۔بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ۔وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ’’(یہ ساری پیشگوئیاں قرآن کریم میں ہیں کہ وحشی اکٹھے کیے جائیں گے۔اس کی مختلف تشریح ہے۔یہ بھی ہے کہ چڑیا گھر قائم ہو گئے۔یہ بھی ہے کہ تعلیم عام ہو کے دنیا میں پھیل گئی۔یہ بھی ہے کہ بعض مقامی لوگوں کو بعض قوموں نے حملہ کر کے ختم کر دیا۔پھر سمندروں کے ملائے جانے کا بھی ہے۔لوگوں کے ملائے جانے کا بھی ہے۔اب رابطے کے آسان ترین طریقے ہو گئے ہیں اور اب تو ایک سیکنڈ میں دنیا میں ہر جگہ رابطے ہو جاتے ہیں۔پھر یہ ہے کہ عورت جس پہ اس وقت جو ظلم ہوتا تھا۔اس کے حقوق مارے جاتے تھے۔قتل کی جاتی تھی وہ سوال کرے گی کہ کس جرم میں مجھے قتل کیا جا رہا ہے؟ صحیفے نشر کیے جائیں گے۔پریس میڈیا ہے یہ ساری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے اور قرآن شریف میں اس کی پیشگوئیاں موجود ہیں) آپ فرماتے ہیں’’یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جاویں گی۔اعلیٰ درجہ کی سواری اور بار برداری جن سے ایام سابقہ میں ہوا کرتی تھی یعنی اس زمانہ میں سواری کا انتظام کوئی ایسا عمدہ ہوگا’’(یعنی مسیح کے زمانے میں)’’کہ یہ سواریاں بیکار ہو جائیں گی۔اس سے ریل کا زمانہ مراد تھا’’(اور یہ بھی آپؑ کی ایک پیشگوئی تھی تو اس کے مطابق اب تو ریل مدینہ اور مکہ کے درمیان بھی چل پڑی ہے یا ریلوے لائن بچھا دی گئی ہے) فرماتے ہیں کہ’’وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ان آیات کا تعلق قیامت سے ہے وہ نہیں سوچتے کہ قیامت میں اونٹنیاں حمل دار کیسے رہ سکتی ہیں کیونکہ عِشَار سے مراد حمل دار اونٹنیاں ہیں۔پھر لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں چاروں طرف نہریں نکالی جائیں گی اور کتابیں کثرت سے اشاعت پائیں گی۔غرضیکہ یہ سب نشان اسی زمانہ کے متعلق تھے۔’’

(ملفوظات،جلد 1،صفحہ 49-50)

پھر آپؑ مزید دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مسیح موعود نے کہاں مبعوث ہونا تھا؟’’اب رہا مکان کے متعلق۔سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتایا گیا ہے جس سے ہمارا ملک مراد ہے۔چنانچہ صاحب حجج الکرامہ نے لکھا ہے کہ فتن دجال کا ظہور ہندوستان میں ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ظہور مسیح اسی جگہ ہو جہاں دجال ہو۔پھر اس گاؤں کا نام قدعہ قرار دیا ہے جو قادیان کا مخفف ہے۔یہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقہ میں بھی اس نام کا کوئی گاؤں ہو۔’’آپؑ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقے میں بھی اس نام کا کوئی گاؤں ہو۔کہا جاتا ہے’’لیکن یہ یاد رہے کہ یمن حجاز سے مشرق میں نہیں بلکہ جنوب میں ہے۔’’

فرمایا کہ’’اس کے علاوہ خود قضا وقدر نے اس عاجز کا نام جو رکھوایا ہے تو وہ بھی ایک لطیف اشارہ اس طرف رکھتا ہے کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بحساب جمل پورے تیرہ سو نکلتے ہیں۔’’(جو حروف ابجد کے نمبر بنتے ہیں اس کے حساب سے یہ تیرہ سو نکلتے ہیں)’’یعنی اس نام کا امام چودھویں صدی کے آغاز پر ہوگا۔غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اسی طرف تھا۔’’ (ملفوظات،جلد 1،صفحہ 50)

پھر آپؑ نشانات کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ’’حوادث بھی ایک علامت تھی’’(مختلف قسم کی آفتیں آئیں گی،حادثات ہوں گے۔) فرمایا کہ’’حوادثِ سماوی نے قحط،طاعون اور ہیضہ کی صورت پکڑ لی۔طاعون وہ خطرناک عذاب ہے کہ اس نے گورنمنٹ تک کو زلزلہ میں ڈال دیا’’(جس زمانے میں آپؑ بیان فرما رہے ہیں اس زمانے میں یہ پانچ چھ سال رہا اور بڑی خوفناک تباہی پھیلائی)’’اور اگر اس کا قدم بڑھ گیا تو ملک صاف ہو جائے گا’’(اتنی تیزی سے پھیل رہا تھا) پھر فرماتے ہیں کہ’’ارضی حوادث،لڑائیاں،زلازل تھے جنہوں نے ملک کو تباہ کیا’’(اور زمینی لڑائیاں تو ابھی بھی اسی طرح جاری ہیں)’’مامور من اللہ کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنے ثبوت میں آسمانی نشان دکھاوے۔’’فرمایا کہ’’ایک لیکھرام کا نشان کیا کچھ کم نشان تھا؟ ایک کُشتی کے طور پر کئی سال تک ایک شرط بدھی رہی۔پانچ سال تک برابر جنگ ہوتا رہا۔طرفَین نے اشتہار دیے،عام شہرت ہو گئی’’(ہر طرف لیکھرام کا واقعہ مشہور ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ ہو رہا ہے)’’ایسی شہرت کہ جس کی مثال بھی محال ہے۔پھر ایسا ہی واقعہ ہوا جیسے کہ کہا گیا تھا۔کیا اس واقعہ کی کوئی اَور نظیر ہے؟ دھرم مہوتسو کے متعلق بھی کئی دن پہلے اعلان کیا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ ہمارا مضمون سب پر غالب رہے گا۔جن لوگوں نے اس عظیم الشان اور پُر رعب جلسہ کو دیکھا ہے وہ خود غور کر سکتے ہیں کہ ایسے جلسہ میں غلبہ پانے کی خبر پیش از وقت دینی کوئی اٹکل یا قیاس نہ تھا۔پھر آخر وہی ہوا جیسے کہا گیا۔’’ (ملفوظات،جلد 1،صفحہ 50 تا 51)

آپ کی کتاب جو’’اسلامی اصول کی فلاسفی’’ ہے یہ اس کے بارے میں تھا۔اس کے بارے میں اس زمانے کا ایک اخبار جنرل وگوہر آصفی کلکتہ ہے۔اس کا ایک بیان پڑھ دیتا ہوں۔وہ لکھتا ہے کہ’’اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔بالا ہے۔’’ (تاریخ احمدیت،جلد 1،صفحہ 572)

اب یہ لکھنے والا کوئی احمدی نہیں بلکہ ایک غیر ہے لیکن مجبور ہوئے اور غیروں کے بھی حوالے دے رہے ہیں اور اس طرح کے بے شمار اخباروں نے لکھا۔

پھر آپؑ مامورِ الٰہی ہونے کی شہادتیں پیش کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ

’’غرض اس وقت میرے مامور ہونے پر بہت سی شہادتیں ہیں۔اول: اندرونی شہادت۔دوم: بیرونی شہادت۔سوم: صدی کے سر پر آنے والے مجدد کی نسبت حدیث صحیح۔چہارم: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کا وعدہ حفاظت۔اب پانچویں اور زبردست شہادت میں اَور پیش کرتا ہوں اور وہ سورۂ نور میں وعدۂ استخلاف ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے۔’’(پہلے بھی ذکر ہو گیا کہ)’’وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ (النور:56) اس آیت میں وعدۂ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔اسی طرح

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا’’

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے’’

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ فرمایا گیا ہے۔ جیسے فرمایا اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا (المزّمّل:16) اور آپؐ مثیلِ موسیٰ استثنا کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں۔'' (بائبل میں پیشگوئی ہے)'' پس اس مماثلت میں جیسے کَمَا کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورۂ نور میں کَمَا کا لفظ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامہ ہے۔ موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آ کر ختم ہو گیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ وقوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اس امر کی اَور دوسری شہادتیں اور تائیدیں نہ بھی پیش کرتا تو یہ سلسلہ مماثلت بالطبع چاہتا تھا کہ چودھویں صدی میں عیسوی بروز آپؐ کی امت میں ہو ورنہ آپؐ کی مماثلت میں معاذ اللہ ایک نقص اور ضعف ثابت ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس مماثلت کی تصدیق اور تائید فرمائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ مثیلِ موسیٰ موسیٰ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تر ہے۔'' (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تر ہیں)

فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے۔ اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لیے آیا ہے۔'' (اس کو زندہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم پھیلانے کے لیے آیا ہے)'' اور اس تکمیل کے لیے آیا ہے جو تکمیل اشاعتِ ہدایت کہلاتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد نمبر 4، صفحہ 9-10)

پھر آپؓ اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ''تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اِتمام نعمت اور اِکمالُ الدین ہوا'' (تھا یعنی دین اپنے کمال کو پہنچ گیا اور نعمت اپنے انتہا کو پہنچ گئی جہاں تک پہنچ سکتی تھی)'' تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیلِ ہدایت دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔'' آپؑ فرماتے ہیں ''تکمیلِ ہدایت من کلِّ الوجوہ آپؐ کی آمدِ اوّل سے ہوئی'' (ہدایت کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے، شریعت اترنے سے ہوئی)'' اور تکمیل اشاعت ہدایت'' (اس ہدایت کی، شریعت کی جو اشاعت ہونی ہے وہ)'' آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۂ جمعہ میں جو آخرین منھم والی آیت آپؐ کے فیض اور تعلیم سے ایک اَور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ایک بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے۔'' (ایک ظلّی ہے) ''جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت'' (ہے۔ پریس بے شمار ہے)'' اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا'' (پریس میں بھی زیادہ سہولتیں مل رہی ہیں۔ بلکہ جدید ٹیکنالوجی اس میں استعمال ہو رہی ہے)'' ڈاکخانوں، تاربرقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجرا اور اخبارات کی اشاعت، ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 9-10)

اور فرماتے ہیں کہ ''اب ان تمام امور کو یکجا کر کے دانشمند غور کرے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں کیا وہ اس قابل ہے کہ سرسری نگاہ سے اسے ردّ کر دیا جائے؟ یا یہ کہ اس پر پورے غور اور فکر سے کام لیا جاوے۔ جو کچھ ہمارا دعویٰ ہے کیا یہ صدی کے سر پر ہے یا نہیں؟ اگر ہم نہ آتے تب بھی ہر ایک عقل مند اور خدا ترس کو لازم تھا کہ وہ کسی آنے والے کی تلاش کرتا کیونکہ صدی کا سر آ گیا تھا اور اب تو جبکہ بیس برس گزرنے کو ہیں اَور بھی زیادہ فکر کی ضرورت تھی۔ موجودہ فساد اپنی جگہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ کوئی شخص اس کی اصلاح کے لیے آنا چاہیے۔'' فرمایا کہ ''عیسائیت نے وہ آزادی اور بے قیدی پھیلائی ہے جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے اور مسلمانوں کے بچوں پر جو اس کا اثر ہوا ہے اسے دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کے بچے ہی نہیں ہیں۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 13-14)

آپؑ فرماتے ہیں کہ حق معلوم کرنے کا ذریعہ کیا ہونا چاہیے؟ کس طرح حق معلوم کرو؟ فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصّب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا'' (چالیس دن نہیں گزریں گے)'' کہ اس پر حق کھل جائے گا مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لیے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 16)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان چند حوالوں کے بعد اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختلف حوالے پیش کرتا ہوں جو آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں مختلف جگہوں پر پیش فرمائے۔ ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ

''جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ ''اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپؑ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجہ میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔''

فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست حاضر ہوئے اور انہوں نے آپؑ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس نے تبلیغ کی تھی؟ وہ بے ساختہ کہنے لگے کہ مجھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے تبلیغ کی ہے۔'' (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مخالف تھے)'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیرت سے فرمایا وہ کس طرح؟'' کہتے ہیں ''وہ کہنے لگے میں مولوی صاحب کا اخبار اور ان کی کتابیں پڑھا کرتا تھا اور مَیں ہمیشہ دیکھتا کہ ان میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ہوتی تھی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں خود بھی تو اس سلسلہ کی کتابیں دیکھوں'' (اتنی مخالفت جو ہو رہی ہے تو کتابیں دیکھوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا کیا ہے)'' کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پڑھنا شروع کیا تو میرا سینہ کھل گیا اور میں بیعت کے لیے تیار ہو گیا۔ تو مخالفت کا پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے الٰہی سلسلہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت میسر آ جاتی ہے۔'' (تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 487)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے حوالے سے کہ انبیاء کس طرح اپنی مخالفت پر ردّ عمل دکھاتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرمایا کرتے تھے۔ پہلے تو مصری حکومت کی پرانے زمانے کی مثال دی ہے۔

آپؓ لکھتے ہیں کہ ''مصری حکومت اپنے زمانہ میں نہایت نامور حکومت تھی اور اس کا بادشاہ اپنی طاقت وقوت پر ناز رکھتا تھا'' (فرعون تھے وہاں کے)'' ایسے بادشاہ کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی مگر باوجود اس کے جب وہ بادشاہ کے پاس گئے تو گو بادشاہ نے ان کو ڈرایا دھمکایا اور انہیں اور ان کی قوم کو تباہ و برباد کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی مٹا دیا جائے گا اور تمہاری قوم کو بھی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام باز نہ آئے اور انہوں نے کہا کہ جو پیغام مجھے خدا نے دنیا کے لیے دیا ہے وہ میں ضرور پہنچاؤں گا۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے روک نہیں سکتی'' فرماتے ہیں کہ ''یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ یہی حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ایسی ہی حالت ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیکھی۔ ساری قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ حکومت بھی ایک رنگ میں آپؑ کی مخالف ہی تھی گو آخری زمانہ میں یہ رنگ نہیں رہا'' (تھا۔ مخالفت میں کچھ کمی ہو گئی تھی)'' بہرحال قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ تمام مذاہب کے پیرو آپؑ کے مخالف تھے۔ مولوی آپؑ کے مخالف تھے۔ گدی نشین آپؑ کے مخالف تھے۔ عوام آپؑ کے مخالف تھے اور امراء اور خواص بھی آپؑ کے دشمن تھے۔ غرض چاروں طرف مخالفت کا ایک طوفان برپا تھا۔ لوگوں نے آپؑ کو بہت کچھ سمجھایا بعض نے دوست بن بن کر کہا کہ آپؑ اپنے دعووں میں کسی قدر کمی کر دیں۔ بعض نے کہا کہ اگر آپؑ فلاں فلاں بات چھوڑ دیں تو سب لوگ آپؑ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے مگر آپؑ نے ان میں سے کسی کی بھی پروانہ کی اور ہمیشہ اپنے دعویٰ کو پیش فرماتے رہے۔ اس پر شور ہوتا رہا۔ ماریں پڑتی رہیں۔ قتل ہوتے رہے مگر باوجود ان تمام تکالیف کے'' (اور یہ اب تک جاری ہیں)'' اور باوجود اس کے کہ آپؑ کا مقابلہ ایک ایسی دنیا سے تھا جس کا مقابلہ کرنے کی ظاہری سامانوں کے لحاظ سے آپؑ میں قطعاً طاقت نہ تھی پھر بھی آپؑ نے اپنے مقابلہ کو جاری رکھا بلکہ مجھے خوب یاد ہے۔'' حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ''میں نے متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا کہ نبی کی مثال تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسے لوگ کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک پاگل عورت رہتی تھی جب بھی وہ باہر نکلتی چھوٹے چھوٹے لڑکے اکٹھے ہو کر اسے چھیڑنے لگ جاتے۔ اس کے ساتھ مذاق کرتے'' (اسے تنگ کرتے)'' ...... اسے بار بار تنگ کرتے۔ وہ بھی مقابلہ میں ان لڑکوں کو گالیاں دیتی اور بددعائیں دیتی۔ آخر ایک دن گاؤں والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ عورت مظلوم ہے اور ہمارے لڑکے اسے ناحق تنگ کرتے رہتے ہیں۔ مظلومیت کی حالت میں یہ انہیں بددعائیں دیتی ہے کہیں ایسا نہ ہو اس کی بددعائیں کوئی رنگ لائیں'' (قبول ہو جائیں کہیں)'' ہمیں چاہیے کہ اپنے لڑکوں کو روک لیں تاکہ نہ وہ اسے تنگ کریں اور نہ یہ بددعائیں دے۔ چنانچہ اس مشورہ کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ کل سے سب گاؤں والے اپنے لڑکوں کو گھروں میں بند رکھیں اور انہیں باہر نہ نکلنے دیں۔ چنانچہ دوسرے دن سب لوگوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے کہہ دیا کہ آج سے باہر نہیں نکلنا اور مزید احتیاط کے طور پر انہوں نے باہر کے دروازوں کی زنجیریں لگا دیں'' (تالے لگا دیے)'' جب دن چڑھا اور وہ پاگل عورت حسبِ معمول اپنے گھر سے نکلی تو کچھ عرصہ تک وہ ادھر ادھر گلیوں میں پھرتی رہی۔ کبھی ایک گلی میں جاتی اور کبھی دوسری'' (گلی)'' میں مگر اسے کوئی لڑکا نظر نہ آیا۔ پہلے تو یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ کوئی لڑکا اس کے دامن کو گھسیٹ رہا ہے۔ کوئی اسے چٹکی کاٹ رہا ہے۔ کوئی اسے دھکا دے رہا ہے۔ کوئی اس کے ہاتھوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور کوئی اس سے مذاق کر رہا ہے مگر آج اسے کوئی لڑکا دکھائی نہ دیا۔ دوپہر تک تو اس نے انتظار کیا مگر جب دیکھا کہ اب تک بھی کوئی لڑکا اپنے گھر سے نہیں نکلا تو وہ دکانوں پر گئی اور ہر دکان پر جا کر کہتی کہ آج تمہارا گھر گر گیا ہے؟ بچے مر گئے ہیں؟ آخر کیا ہوا کیا ہے کہ وہ نظر نہیں آتے؟ تھوڑی دیر کے بعد جب اس طرح اس نے ہر دکان پر جا کر کہنا شروع کیا تو لوگوں نے کہا گالیاں تو اس طرح بھی ملتی ہیں اور اس طرح بھی۔ چھوڑو بچوں کو۔ ان کو قید کیوں کر رکھا ہے۔ آپؑ یہ حکایت بیان کر کے فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کا حال بھی اپنے رنگ میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ دنیا ان کو چھیڑتی ہے۔ تنگ

کلامُ الامام

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کرتی ہے۔ان پر ظلم وستم ڈھاتی ہے اور اس قدر ظلم کرتی ہے کہ ان کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک طبقہ کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ لوگ ظلم سے کام لے رہے ہیں۔انہیں نہیں چاہیے کہ ایسا کریں مگر فرمایا وہ بھی دنیا کو نہیں چھوڑ سکتے۔جب دنیا ان کو نہیں ستاتی تو وہ خود اس کو جھنجھوڑتے اور بیدار کرتے ہیں تاکہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی باتوں کو سنے۔" (ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد 24، صفحہ 272 تا 274)

چاہے وہ کسی طرح سنے۔مخالفت میں بھی پھر اچھے لوگ نکل آتے ہیں۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ "مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوانی کے دوست اور آپؑ سے تعلق رکھنے والے تھے اور جو ہمیشہ آپؑ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے انہوں نے اس دعوے کے معاً بعد، (آپؑ کے دعوے کے معاً بعد) یہ اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اسے تباہ کر دوں گا۔ اس وقت کون تصوّر کر سکتا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا معزز اور بارسوخ انسان کسی کے متعلق یہ کہے کہ میں اسے تباہ کر دوں گا اور پھر وہ تباہ بھی نہ ہو۔" (وہ یقیناً ایسے زور والے انسان تھے کہ جب کہتے تھے تو کر بھی سکتے تھے۔)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے رشتہ داروں نے بھی اعلان کر دیا بلکہ بعضوں نے، (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رشتہ داروں نے) اخبارات میں یہ اعلان بھی چھپوا دیا کہ اس شخص نے دکانداری چلائی ہے۔اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیے اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارا انتظام میں کمّی کہلاتے ہیں آپؑ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا۔(جو آپؑ کے ملازم تھے انہوں نے بھی کام سے بالکل انکار کر دیا) اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپؑ کو مٹانا اور آپ کو تباہ و برباد کرنا چاہا۔

(ماخوذ از الفضل 13/نومبر 1940ء، صفحہ 2-3، جلد 28، نمبر 258)

لیکن ہوا کیا! آج آپ کا نام دنیا کے 212 ممالک میں لیا جاتا ہے۔یہ آپؑ کی صداقت نہیں تو اَور کیا ہے؟

پھر ایک اَور نشان صداقت بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے اندر پیدا کیا اور آپؑ کا وجود ہمارے لیے آیات مبینات بن گیا۔ جو شخص بھی آپؑ کے پاس بیٹھا اس کو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی نظر آ گئی اور کوئی چیز اس کو اسلام سے ہٹانے والی نہ رہی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین بھیں والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔آریوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ضرور کچھ نہ کچھ سزا دے اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔خواجہ کمال الدین صاحب نے جب یہ بات سنی تو ڈر گئے۔وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گورداسپور حاضر ہوئے جہاں مقدمے کے دوران میں آپؑ ٹھہرے ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ حضور بڑے فکر کی بات ہے۔آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے۔آپؑ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب! خدا کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے! میں خدا کا شیر ہوں۔وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔" فرماتے ہیں دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں یکے بعد دیگرے یہ مقدمہ پیش ہوا اور ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔(جو آپؑ کے خلاف کرنا چاہتے تھے) ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا دریا میں ڈوب کر مر گیا اور وہ اسی غم میں نیم پاگل ہو گیا۔اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا، حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دہلی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانے کے سٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے، (بڑی لجاجت سے، بڑے درد سے) کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے۔ مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ایسی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔آپؓ نے فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے دعا کریں، (ایک بیٹا تو مر گیا۔اب ایک بیٹا اور ہے دعا کریں) کہ اللہ تعالیٰ اسے اور مجھے دونوں کو ہی تباہی سے بچائے (جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا)۔آپؓ لکھتے ہیں کہ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں ناکامی ہوئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 359)

پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔آپؑ کے ایک دوست تھے جو مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھی دوست تھے۔ان کا نام نظام الدین تھا۔انہوں نے سات حج کیے تھے۔ بہت ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے اس لیے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ ماموریت کیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا تو ان کے دل کو بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی پر بہت یقین تھا۔وہ لدھیانہ میں رہا کرتے تھے اور مخالف لوگ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کچھ کہتے تو وہ ان سے جھگڑ پڑتے اور کہتے کہ تم پہلے حضرت مرزا صاحب کی حالت تو جا کر دیکھو وہ تو بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ اور میں نے ان کے پاس رہ کر دیکھا ہے کہ اگر انہیں قرآن مجید سے کوئی بات سمجھا دی جائے تو وہ فوراً ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ فریب ہرگز نہیں کرتے۔" (کبھی دھوکا نہیں کرتے) "اگر انہیں قرآن کریم سے سمجھا دیا جائے گا کہ ان کا دعویٰ غلط ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً مان جائیں گے۔ بہت دفعہ وہ لوگوں کے ساتھ اس امر میں جھگڑتے اور کہا کرتے تھے کہ جب میں قادیان جاؤں گا تو دیکھوں گا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ سے توبہ نہیں کرتے۔ میں قرآن کھول کر ان کے سامنے رکھ دوں گا اور جس وقت میں قرآن کی کوئی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے متعلق بتاؤں گا تو وہ فوراً مان جائیں گے۔ وہ کہنے لگے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ قرآن کی بات سن کر پھر کچھ نہیں کہا کرتے۔ آخر ایک دن انہیں خیال آیا اور لدھیانے سے قادیان پہنچے۔ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپؑ نے اسلام چھوڑ دیا ہے اور قرآن سے انکار کر دیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ قرآن کو تو میں مانتا ہوں اور اسلام میرا مذہب ہے۔ کہنے لگے کہ الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی کہتا رہتا ہوں کہ وہ قرآن کو چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ پھر کہنے لگے اچھا اگر میں قرآن مجید سے سینکڑوں آیتیں اس امر کے ثبوت میں دکھا دوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں تو کیا آپ مان جائیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سینکڑوں آیات کا کیا ذکر ہے۔ اگر آپ ایک ہی آیت مجھے ایسی دکھا دیں گے تو میں مان لوں گا۔ کہنے لگے الحمد للہ۔ میں لوگوں سے یہی بحث کرتا آیا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ سے منوانا تو کچھ مشکل بات نہیں ہے۔ یونہی لوگ شور مچاتے ہیں۔

پھر کہنے لگے اچھا سینکڑوں نہ سہی مَیں اگر سو آیتیں ہی حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کر دوں تو کیا آپؑ مان لیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تو کہہ دیا ہے کہ اگر آپ ایک ہی آیت ایسی پیش کر دیں گے تو میں مان لوں گا۔ قرآن مجید کی جس طرح سو آیتوں پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایک یا سو آیتوں کا سوال ہی نہیں۔ کہنے لگے اچھا سو نہ سہی پچاس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو کیا آپ کا وعدہ رہا کہ آپؑ اپنی بات چھوڑ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر فرمایا میں تو کہہ چکا ہوں کہ آپ ایک ہی آیت پیش کریں میں ماننے کے لیے تیار ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جوں جوں اس امر پر پختگی کا اظہار کرتے جائیں انہیں شبہ ہوتا جائے کہ شاید اتنی آیتیں قرآن میں نہ ہوں۔ آخر کہنے لگے اچھا دس آیتیں اگر میں پیش کر دوں تو پھر ضرور مان جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا میں تو اپنی پہلی ہی بات پر قائم ہوں۔ آپ ایک آیت ہی پیش کریں۔ کہنے لگے اچھا اب میں جاتا ہوں چار پانچ دن تک آؤں گا اور آپؑ کو قرآن سے ایسی آیتیں دکھلا دوں گا۔ ان دنوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لاہور میں تھے اور حضرت خلیفہ اول بھی وہیں تھے اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے اس وقت مباحثے کے لیے شرائط کا تصفیہ ہو رہا تھا جس کے لیے آپس میں خط و کتابت بھی ہو رہی تھی۔ مباحثے کا موضوع وفات مسیح تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یہ کہتے تھے کہ چونکہ قرآن مجید کی مفسّر حدیث ہے اس لیے جب حدیثوں سے کوئی بات ثابت ہو جائے تو وہ قرآن مجید کی ہی بات سمجھی جائے گی۔ اس لیے حدیثوں کی رو سے وفات و حیات مسیح پر بحث ہونی چاہیے اور حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے تھے کہ قرآن مجید حدیث پر مقدم ہے۔ اس لیے بہر صورت قرآن سے ہی اپنے مدعا کو ثابت کرنا ہوگا۔ اس پر بہت دنوں بحث رہی اور بحث کو مختصر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ تا کسی نہ کسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ ہو جائے حضرت خلیفہ اولؓ اس کی بہت سی باتوں کو تسلیم کرتے چلے گئے کہ ٹھیک ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے اور مولوی محمد حسین بہت خوش تھے کہ جو شرائط میں منوانا چاہتا ہوں وہ مان رہے ہیں۔

اس دوران میں میاں نظام الدین صاحب بھی وہاں پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب رخصت ہوئے تو ان کے پاس پہنچے اور کہنے لگے اب تمام بحثیں بند کر دو۔ میں اب حضرت مرزا صاحبؑ سے مل کر آیا ہوں اور وہ بالکل توبہ کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ میں چونکہ آپ کا بھی دوست ہوں اور مرزا صاحبؑ کا بھی اس لیے مجھے اس اختلاف سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی طبیعت میں نیکی ہے اس لیے میں ان کے پاس گیا اور ان سے وعدہ لے کر آیا ہوں کہ قرآن سے دس آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے متعلق دکھا دی جائیں تو وہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہو جائیں گے۔ آپ مجھے ایسی دس آیتیں بتلا دیں۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طبیعت میں بڑا غصہ تھا۔ وہ بہت جلد باز تھے۔ اسے اپنے دوست کو کہنے لگے کہ کمبخت تو نے میرا سارا کام خراب کر دیا۔ میں دو مہینے سے بحث کر کے ان کو حدیث کی طرف لایا تھا اب تو پھر قرآن کی طرف لے گیا ہے۔ میاں نظام الدین کہنے لگے اچھا تو دس آیتیں بھی آپ کی تائید میں نہیں ہیں! وہ کہنے لگا تُو جاہل آدمی ہے تجھے کیا پتہ کہ قرآن کا کیا مطلب ہے؟ جب یہ باتیں مولوی صاحب نے میاں نظام الدین کو کہہ دیں تو وہ کہنے لگا اچھا تو پھر جدھر قرآن ہے ادھر ہی میں بھی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قادیان آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ تو اس طرح ان کی بیعت کا واقعہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں دیکھو قرآن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر اعتماد تھا اور آپؑ کتنے وثوق سے فرماتے تھے کہ قرآن آپؑ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ قرآن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی خاص رشتہ ہے یا اس کا جماعت احمدیہ سے خاص تعلق ہے۔ قرآن تو سچائی کی راہ دکھائے گا اور جو فریق سچ پر ہو گا اس کی حمایت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ یقین تھا کہ آپؑ حق پر ہیں اس لیے قرآن بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرا کوئی دعویٰ قرآن کے مطابق نہ ہو تو مَیں اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دوں۔ اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعوے کے متعلق کوئی شبہ تھا بلکہ یہ کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپؑ کو یقین تھا کہ قرآن میری تصدیق ہی کرے گا۔ یہ امید ہے جس نے ہمیں دنیا میں کامیاب کر دیا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود، جلد 13، صفحہ 416 تا 418)

اور یہ آج بھی ہماری کامیابیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ ہے اور یقیناً قرآن ہمارے ہی ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 206)

کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کہا ہے وہ سچ ہوا اور خدا تعالیٰ کا حکم پورا ہوتا ہے۔

اب میں گزشتہ جمعہ کو نیوزی لینڈ میں جو واقعہ ہوا تھا اس کے بارے میں تھوڑا سا کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ ہی کہنا تھا لیکن آخر میں وہ ذہن سے نکل گیا۔ بہرحال اس کے بعد مَیں نے ایک پریس ریلیز دلوا دی تھی جہاں جماعت کی طرف سے اس پر اظہار افسوس کیا گیا تھا کہ کئی بے گناہ اور معصوم اور بچے مذہبی اور قومی منافرت کی بھینٹ چڑھ گئے اور شہید کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے۔ ان سے رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

کچھ باتیں بعد میں بھی آگئیں تو اس موقع پر نہ بیان کرنے کا فائدہ اس لحاظ سے ہو گیا کہ نیوزی لینڈ کی حکومت نے اور خاص طور پر وزیر اعظم نے جن اعلیٰ ترین اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اور حکومت کے فرائض ادا کرنے کا حق ادا کیا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ کاش کہ مسلمان حکومتیں بھی اس سے سبق لیں اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والی ہوں۔ وہاں کے عوام نے بھی پورا ساتھ دیا۔ سنا ہے کہ آج جمعہ کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جمعہ کے وقت میں مسلمانوں سے یکجہتی کے سلوک کے طور پر، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر اذانیں بھی دی جائیں گی۔ غیر مسلم عورتوں نے، عیسائی عورتوں نے بھی یکجہتی کے اظہار کے طور پر سر پر سکارف اور دوپٹہ لینے کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان نیکیوں کو قبول کرتے ہوئے ان کو سچائی اور حق پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

وہاں مسجد میں بہت سے لوگ جو مسلمان تھے جن کو اس ظالم قاتل نے شہید کیا ان میں سے ایک خاتون کا ٹی وی انٹرویو آ رہا تھا اور غیر معمولی صبر اور حوصلہ اس نے دکھایا۔ ان کا خاوند بھی اور 21 سالہ نوجوان بیٹا بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے اور وہ اس طرح کہ لوگوں کی مدد کرتے ہوئے انہوں نے اپنی جان دی ہے تو بہرحال ایک نیکی کی خاطر اور نیک مقصد کی خاطر جان دی۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے۔ یہ ایک انتہائی قابل افسوس واقعہ ہے اور وہاں کے مسلمانوں نے تو بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے اور یہی ایک مسلمان سے توقع کی جا سکتی ہے اور یہی ایک اظہار ہے جو مسلمان کو کرنا چاہیے لیکن بعض شدت پسند گروہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے حالانکہ انتہائی غلط چیز ہے۔ اس طرح تو دشمنیاں چلتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اسلام کے اندر جو شدت پسند گروہ ہیں ان کا بھی خاتمہ ہو اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلے اور مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ ان کی اکثریت بلکہ تمام ہی زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں اور تاکہ پھر ایک ہو کر دنیا میں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو پھیلایا جا سکے۔

اس کے علاوہ نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مولانا خورشید احمد انور صاحب کا جو قادیان میں تحریک جدید کے وکیل المال تھے۔ 19/مارچ کو 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک لمبے عرصے سے کینسر کی وجہ سے علیل تھے لیکن بڑے صبر اور ہمت اور حوصلے کے ساتھ آپ نے اس بیماری کا سامنا کیا، اس بیماری کو برداشت کیا۔ شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ باقاعدگی سے دفتر آتے۔ بلکہ اپنے وقف کو آخر دم تک احسن رنگ میں جس حد تک کوشش ہو سکتی تھی نبھانے کی کوشش کی بلکہ میں سمجھتا ہوں جس طرح حق ادا کرنا چاہیے تھا وہ حق ادا کیا۔ مرحوم عبدالعظیم صاحب درویش قادیان اور رئیسہ بیگم صاحبہ کے بیٹے تھے اور پنڈی بھٹیاں سے ان کا تعلق تھا۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے والد کو قبول احمدیت کی توفیق نصیب ہوئی۔ بیعت کے بعد آپ کے دادا نے ان کی شدید مخالفت کی اور زدوکوب کیا۔ پھر انہوں نے قادیان ہجرت کی اور یہیں مستقل قیام کیا۔ آپ کا بچپن قادیان کے ماحول میں بزرگ صحابہؓ اور درویشان قادیان کی صحبت میں گزرا۔ میٹرک تعلیم الاسلام سکول قادیان سے کیا۔ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1967ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی پہلا تقرر بحیثیت ٹیچر کے ہوا۔ اس کے بعد 1982ء میں مینیجر بدر مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ ایڈیٹر بدر بھی رہے۔ 1989ء میں بحیثیت ناظم ارشاد وقف جدید قادیان خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح نائب ناظر اشاعت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، نائب ناظر بیت المال آمد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 2006ء میں انہیں مَیں نے وکیل المال تحریک جدید مقرر کیا تھا اور اس عہدے پر یہ وفات تک بڑے احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح کئی اہم مرکزی کمیٹیوں کے صدر اور ممبر بھی رہے۔ انتظامی صلاحیت ان میں بڑی اچھی تھی اور بشاشت قلبی اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو بڑی اچھی طرح انجام دیتے تھے۔ چندہ تحریک جدید میں بھی بھارت بہت پیچھے تھا اس کی پوزیشن کو انہوں نے مستحکم کیا اور بڑی کوشش کی اور اللہ کے فضل سے قربانیوں کے لحاظ سے بڑا آگے لے آئے۔ سلسلہ کے پیسے کا درد رکھنے والے تھے اور بڑی احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ علمی صلاحیت بھی کمال تھی۔ آپ کے مضامین بڑے عمدہ ہوتے تھے۔ سالہا سال تک اخبار بدر قادیان کی کامیاب ادارت کی توفیق پائی۔ اخبار بدر میں آپ کے اداریے دینی معلومات سے پُر اور اردو کی فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہوتے تھے۔ حیدرآباد دکن میں ایک مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ ادارہ تعمیر ملت تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مقابلہ کراتا تھا اور وہاں بھی ایک دفعہ انہوں نے مضمون لکھا تھا اور پہلا انعام حاصل کیا۔ یہ چالیس سال پرانی بات ہے۔ جوانی کی بات ہے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل وجود تھے۔ ملنساری، مہمان نوازی، انتھک محنت ان کے نمایاں وصف تھے۔ جلسہ سالانہ سے قبل بڑی لگن کے ساتھ مہمانوں کی آمد کی تیاری کرتے تھے۔ محدود وسائل ہونے کے باوجود بہت عمدگی سے مہمان نوازی کا انتظام کرتے۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ غریبوں کے ہمدرد تھے اور افسران بالا کے انتہائی مطیع۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ آپ کا عرصہ خدمت قریباً باون سال پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں۔ اور بیٹے یہاں ہیں اور ایک بیٹی ان کی امریکہ میں ہے اور ایک قادیان میں۔

ان کے داماد خالد احمد الہ دین صاحب نے لکھا کہ بیماری کے دنوں میں جب کبھی میں ان کو آرام کرنے کا کہتا تو آپ یہی جواب دیتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ میں آخر دم تک خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں اور اس عہد کو انہوں نے نبھایا۔ اور ان کے نائب صدر مجلس تحریک جدید لکھتے ہیں ان کا طالبعلمی کے زمانہ سے خاکسار کے ساتھ تعلق تھا اور مختلف مواقع پر ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ بحیثیت نائب ناظر بیت المال آمد مقرر ہوئے تو اس وقت موصوف نے خاکسار کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک نہایت عمدگی سے کام کیا۔ نہایت اطاعت گزار، محنتی، دیانتدار تھے اور مالی معاملات پر بڑی گہری نظر رکھنے والے تھے۔ جب ان کو وکیل المال کا چارج دیا گیا ہے تو تحریک جدید کا بجٹ چند لاکھ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر فجی کا ہے جو 5/مارچ کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** فجی جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو نائب امیر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور باوفا بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ دونوں بچے احمدی نہیں ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجی کے تعلیمی شعبہ میں بہت نام کمایا۔ کالج کے پرنسپل رہے۔ منسٹری آف ایجوکیشن میں سیکنڈری پرنسپل ایجوکیشن آفیسر رہے۔ بعدازاں ترقی ہوئی تو ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن ہو گئے اور اسی پوسٹ پر 1999ء میں ان کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ پھر ان کو گورنمنٹ نے دوبارہ، ری امپلائی (re-employee) کر لیا اور پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا رُکن بنا دیا جو کچھ عرصہ تک رہے پھر بیماری کے بعد اس سے فراغت ہو گئی۔ قبولیت احمدیت کے بارے میں حامد حسین صاحب صدر جماعت نسروانگا بیان کرتے ہیں کہ منشی صاحب کی پہلی پوسٹنگ 1968ء میں نسروانگا پرائمری سکول میں ہوئی تو میں اس وقت سکول کا سیکرٹری تھا۔ چنانچہ میری ان کے ساتھ دوستی ہو گئی۔ ہم اکثر وقت اکٹھا گزارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جماعت کے خلاف ہونے کے باوجود وہ احمدیت کی بات سنتے تھے اور بحث بھی کرتے تھے۔ وہ سُنّیوں میں سے تھے۔ منشی صاحب کی بیک گراؤنڈ سنّی تھی اور جب وہ اپنے مولوی کو بحث کے لیے بلاتے تو وہ انکار کر دیتے تھے جس پر ان کو بہت افسوس ہوتا تھا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کیا اور ان کو امام وقت کو ماننے کی توفیق بھی دی۔ حامد حسین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ان کو احسان کس طرح اتارنے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ منشی صاحب قادیان سے ہو کر لوٹے تو مجھے بتایا کہ میں نے بیت الدّعا میں آپ کے لیے بہت دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ذریعہ سے اس مقام پر پہنچایا یعنی ان کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تو بیت الدعا میں گئے تو ان کے لیے دعا کرتے رہے کہ اس شخص نے مجھ پر بہت احسان کیا ہے۔ محسن کے لیے ایسی دعا کا خیال بھی ایک احمدی کو ہی آ سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں آپ نے ان کو نائب امیر فجی مقرر کیا تھا۔

نعیم اقبال صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ بڑے باوفا تھے۔ خلافت سے بہت زیادہ وفا کا تعلق تھا۔ دوسروں کو بھی خلافت کے احترام اور اطاعت کی تحریک کرتے تھے۔ اپنا اعلیٰ نمونہ بھی ہر وقت دکھاتے۔ کبھی کسی بات پر اختلاف ہوتا لیکن جب پتا لگتا کہ خلیفۃ المسیح کی رائے اس بارے میں یہ ہے تو فوراً اپنی رائے چھوڑ دیتے۔

تیسرا جنازہ موسیٰ سسکو صاحب کا ہے جو مالی کے باشندے ہیں۔ 15/فروری کو ان کی وفات ہوئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** آپ فوج میں بریگیڈ کمانڈر تھے۔ احمدیت کا تعارف آپ کو جماعت کے ایک رسالے سے ہوا۔ اس کے بعد سکاسو (Sikasso) ریجن کے مبلغ سے مسلسل رابطے میں رہے۔ نومبر 2012ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ 2013ء میں ان کو سکاسو (Sikasso) شہر میں جماعت کے ریڈیو سٹیشن کے آغاز پر ریڈیو کا ڈائریکٹر اور اسی سال صدر جماعت بھی مقرر کیا گیا۔ ریڈیو سٹیشن کے قیام کے بعد سکاسو ریجن میں غیر معمولی مخالفت کا سامنا تھا اس وقت انہوں نے بڑی حکمت اور صبر و تحمل سے حالات کا سامنا کیا اور تمام مسائل کا حل نکالا۔ متعلقہ اتھارٹی سے رابطہ کیا۔ جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے علاوہ 2016ء سے آپ نیشنل عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیعت کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ نماز باجماعت کے علاوہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے تھے۔ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے غیر معمولی محبت تھی اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے میں پہل کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ دس بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ منشی صاحب کی جو اولاد احمدی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ بھی زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

درود اور استغفار پڑھتے رہیں کہ یہ دعائیں اور ذکر الٰہی اور درود ہر ایک کے ذاتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور جماعتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے

جلسہ سالانہ جرمنی 2018 کے رضا کاران اور مہمانان کرام کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7/ستمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کیلئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کیلئے ہے۔ (جلسہ میں آنے والوں میں) خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دُوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ پر آنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً للہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

سوال حضور انور نے کیا بات ذہنوں میں اچھی طرح راسخ کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ خالصۃً روحانی جلسہ ہے۔ اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ چند ایک کے غلط رویّوں سے جماعت کی بدنامی نہ ہو۔ جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ تقویٰ پیدا ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے متعلق جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گُناہ سے بچنا۔'' فرمایا ''تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شُبہ بھی ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کا کیا اثر بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ کا اثر اسی دُنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اُدھار نہیں، نقد ہے بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً ابدن پر ہوتا ہے۔ اسیطرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ پر چلنے والا کبھی برائی کے قریب جا ہی نہیں سکتا۔ اس کے خیالات بھی پاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کی بنیاد کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی، اسے دوبارہ قائم کرے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے کارکنان کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کارکنان اپنے جذبات کو کنٹرول رکھیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ نرم زبان استعمال کرنی ہے۔ عہدیداروں کو بھی، کارکنان کو بھی نرم زبان استعمال کرنی ہے۔ کارکنان میں آپس میں بھی محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ ہونا چاہئے۔ عہدیدار اور ماتحت کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات پر غصہ میں آ گئے تو مہمانوں پر اور خاص طور پر غیر مہمانوں پر غلط اثر ہوگا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان جلسہ کو ارشاد باری تعالیٰ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے معیار قائم کرنے کیلئے بتائی ہے۔ ان خاص حالات میں جبکہ آپ نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے، ان کی عملی تربیت تو کارکنان اپنے رویّے سے بھی کر سکتے ہیں اور کریں گے۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ڈیوٹی کے بوجھ کی وجہ سے مجھے بھی غصہ آ گیا انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی کہے کہ ڈیوٹی کے بوجھ کی وجہ سے مجھے بھی غصہ آ گیا تو ہمیں ہمیشہ اپنے آقا و مولا اور مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا چاہئے۔ کون سی تکلیف تھی جو آپ کو نہیں پہنچی۔ لیکن اس کے باوجود صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسّم فرمانے والا نہیں دیکھا۔ مسکراہٹ ہر وقت آپ کے چہرہ مبارک پر ہوتی تھی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہمانوں کی خدمت کے متعلق افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف شعبہ جات کے کارکنان کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شعبہ کے کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا شعبہ اہم ہے۔ جیسا مَیں نے کہا کہ ٹریفک کنٹرول کا کام ہے یا پارکنگ کا شعبہ ہے۔ رجسٹریشن اور سکینگ کا شعبہ ہے یا کھانا پکانے کا یا کھانا کھلانے کا شعبہ ہے۔ صفائی اور نظافت کا شعبہ ہے یا ڈسپلن قائم کرنے کا شعبہ ہے۔ ہر شعبہ صرف مہمانوں کی خدمت ہی نہیں کر رہا ہوتا بلکہ خاموش تبلیغ بھی کر رہا ہوتا ہے۔ پس اپنی ڈیوٹیوں کی اس اہمیت کو بھی سمجھیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسی طرح آنے والے مہمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کا یہاں آنے کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں اور پھر اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اپنی علمی، عملی اور روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اگر یہ مقصد سامنے ہوگا تو کسی قسم کی رنجش اور شکایت پیدا نہیں ہوگی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان جلسہ کے متعلق مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کام کرنے والے جو ہیں اُن سے تعاون کریں۔ بیشک یہ لوگ آپ کی خدمت پر مامور ہیں لیکن آپ کی طرف سے بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ یہ نوجوان جو ایک جذبہ کے تحت خدمت کیلئے آتے ہیں ان سے مہمانوں کو بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ ان میں خدمت کا شوق اور جذبہ جو ہے وہ مزید ابھرے اور قائم رہے۔ یہ نہیں کہ مہمانوں کے رویّوں کی وجہ سے آئندہ سال وہ ڈیوٹیوں سے بھاگنا شروع ہو جائیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں اور ایک لحاظ سے میزبان بھی ہیں۔ جو جرمنی سے باہر سے آنے والے ہیں ان کی خاطر انہیں قربانی دینی چاہئے کیونکہ جو جرمنی میں نہیں رہتے اور باہر سے آ کر جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ اب مہمان بن گئے اور یہاں کے رہنے والے میزبان بن گئے۔ پس ان کی خاطر آپ لوگوں کو قربانی دینی چاہئے۔

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کو کھانے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کھانے کے بارے میں اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ اصل غذا جس کیلئے آپ لوگ یہاں آئے ہیں روحانی اور علمی غذا ہے۔ پس اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ ضروری ہے۔

> **ارشادِ نبوی ﷺ**
>
> **خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی**
>
> (سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
>
> طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سوال درود شریف اور استغفار پڑھنے کے متعلق حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جلسہ کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ان دنوں میں ذکر الٰہی درود اور استغفار پڑھتے رہیں کہ یہ دعائیں اور ذکر الٰہی اور درود ہر ایک کے ذاتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور جماعتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور اُمّت مسلمہ جس دَور سے گزر رہی ہے اس کیلئے بھی بہتر حالات کیلئے دعا کریں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خالص ہو کر اخلاص کے ساتھ اور وفا کے ساتھ اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرتے ہوئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں اور اسلام کی ترقی کیلئے دعا کریں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے والا نہ بن جائیں بلکہ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال درود شریف کے علاوہ حضور انور نے شاملین جلسہ کو کن دعاؤں کا ورد کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: درود کے علاوہ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا اور اس کی برکات سے ہمیں حصہ لینے والا بنائے۔ یہ سفر جو نیک مقصد کیلئے ہے اس کا فیض ہمیں ہمیشہ پہنچتا رہے اور ہماری نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا ہو۔ اور ہر وہ بات جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس سے ہم بچنے والے ہوں اور ہماری اولادیں اور نسلیں بھی ان سے بچنے والی ہوں۔ ہمارے مال میں برکت ہو۔ عورتیں اپنے بچوں اور خاوندوں کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں دین پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایسے ابتلا سے بچا کر رکھے جس سے دین ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

ہو جائیں گی۔ موصوفہ نے اس پر کہا کہ اس طرح حضور انور نے مجھے میری مکمل صحت کی خوشخبری پہلے ہی دے دی ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ اب بیماری کے جو تھوڑے بہت اثرات باقی رہ گئے تھے، وہ بھی اب ختم ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 3 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

آج پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ یو. ایس. اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے میٹنگ روم میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور میٹنگ کا آغاز ہوا۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سے دریافت فرمایا کہ کل کتنی مجالس ہیں؟ اور کیا ساری مجالس اپنی ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں؟ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ کل 74 مجالس ہیں اور الحمدللہ تمام مجالس اپنی رپورٹس باقاعدگی سے بھجواتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ان مجالس کی رپورٹس پر فیڈ بیک کون دیتا ہے؟ متعلقہ شعبہ کی سیکرٹری فیڈ بیک دیتی ہیں یا صدر صاحبہ؟ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ متعلقہ شعبہ کی سیکرٹریز بھی اور صدر صاحبہ بھی فیڈ بیک دیتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ اُن کا دفتر تو وہاں موجود ہے لیکن وہ گھر سے ہی کام کرتی ہیں۔ لیکن جب پروگرامز وغیرہ کا انعقاد ہوتا ہے تو اس وقت دفتر کا استعمال ہوتا ہے۔ اور نائب صدر بھی آفس میں کام کرتی ہیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے عرض کیا کہ قرآن کریم میں ہم سورۃ النساء پڑھ رہے ہیں اور نصف رکوع مع ترجمہ پڑھا جاتا ہے۔ ناظرہ کو بہتر کرنے کیلئے بھی کام ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ہم نے ’کشتی نوح‘ کو نصاب میں رکھا ہے۔ اجلاسات میں بھی اس کے حصے پڑھے جاتے ہیں۔ ایک امتحان بھی رکھا ہوا ہے جس میں 64 فیصد لجنہ شامل ہوتی ہیں۔ سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ اس مہینہ ہم نے لفظی ترجمہ قرآن بھی شروع کیا ہے۔ یہ ہم نے الاسلام ویب سائٹ سے لیا جو کہ انصار اللہ یو کے نے تیار کیا تھا۔ یہ بہت فائدہ مند ہے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ ان کا سال کا کیا منصوبہ ہے اور اب تک اس میں کتنی کامیابی ہوئی ہے؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم ورک بُک پر کام کر رہے ہیں جس میں ہر مہینہ مختلف مضامین ہوتے ہیں۔ ان مضامین میں شادی، بچوں کی تربیت، مالی قربانی کی اہمیت، نماز اور استقامت وغیرہ کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو سننے کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی خاص کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ بعض خطبات وغیرہ کو ڈسکس بھی کرتے ہیں؟ سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جی حضور بعض مجالس اپنے پروگراموں میں ڈسکشن بھی کرتی ہیں، بعض خاص پوائنٹس لیکر اس پر بات کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ ہر خطبہ کے بعد اس میں سے سوالات تیار کر کے لجنہ کو دیتی ہیں؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض مجالس میں لوکل سطح پر سوالات تیار ہوتے ہیں لیکن ابھی تک نیشنل لیول پر ہم نے شروع نہیں کئے۔ لیکن نیشنل لیول پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیشنل لیول پر بھی کریں اور لوکل مجالس میں بھی کریں۔ پہلے وہ سوالات خود پڑھیں اور پھر ان سوالات کو فیملی ممبرز کے ساتھ ڈسکس کریں۔ سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اسکے علاوہ ہم بچوں کی تربیت پر بھی توجہ دے رہے ہیں۔ اس حوالہ سے ہم نے گزشتہ سال ایک کتاب تیار کی ہے۔ پھر ماؤں سے براہِ راست رابطہ کر کے بھی بچوں کی تربیت اور بالخصوص نماز کے قیام کے حوالہ سے توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم نے نماز کے حوالہ سے سروے کیا ہے کہ کُل کتنی لجنہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتی ہیں۔ سروے کے مطابق 6 ہزار میں سے 4100 لجنہ کا جواب آیا تھا اور ان میں سے 80 فیصد لجنہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ تو لجنہ کی تعداد ہے، باقی گھر والوں اور بچوں کے متعلق کیا رپورٹ ہے کہ وہ بھی نماز ادا کرتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ نماز باجماعت کے حوالہ سے تعداد کم ہے۔ ہمارا خیال ہے صرف 44 فیصد لجنہ اپنے گھروں میں نماز باجماعت ادا کر رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ لجنہ اپنے بچوں کو نماز کی ادائیگی کی طرف کیسے توجہ دلاتی ہیں؟ یہ بھی ماں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو نماز کی ادائیگی کروائے۔ کم از کم تیرہ، چودہ سال تک عمر کے بچوں کو نماز کیلئے کہیں۔ اسکے بعد وہ کچھ حد تک independent ہو جاتے ہیں۔ تو اس حوالہ سے بھی شعبہ تربیت کوئی کام کر رہا ہے؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم ماؤں کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو نماز کی ادائیگی کیلئے کہا کریں۔

☆ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تک ہمارے پاس 24 نومبائعات ہیں اور انشاء اللہ اس تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ان نومبائعات کا تعلق مختلف قوموں اور مذاہب سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ان نومبائعات کا break down کر کے کہ اُن میں سے کتنی Americans ہیں اور کتنی کا تعلق دیگر اقوام سے ہے، یہ معلومات سیکرٹری نومبائعات کو مہیا کیا کریں۔ تا کہ سیکرٹری نومبائعات ان کے حالات کے مطابق ان کیلئے تربیت کا پروگرام بنا سکیں۔ ان نومبائعات میں سے اگر ان میں سے کچھ مسلمانوں سے احمدی مسلمان ہوئی ہیں، یا عیسائیت سے اسلام قبول کیا ہے یا پہلے دہریہ تھیں یا کسی اور مذہب سے آئی ہیں، تو ان کی ضروریات اور حالات کے مطابق ان کی تربیت کا انتظام کیا جا سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعات نے عرض کیا کہ نومبائعات میں عرب خواتین بھی ہیں اور بعض پاکستانی ہیں اور بعض کا تعلق دیگر اقوام سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کی ٹیم میں کوئی عربی جاننے والی خاتون بھی شامل ہیں؟ اس پر سیکرٹری تربیت نومبائعات نے عرض کیا کہ فی الحال انکی ٹیم میں کوئی عرب خاتون نہیں ہے۔ زبان کے حوالہ سے عرب خواتین سے رابطہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی مشکلات کا سامنا نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا خیال ہے اب تو پُرانے عرب احمدی بھی کافی ہیں جو آپ کی اس سلسلہ میں مدد کر سکتے ہیں۔ اگر زبان کا مسئلہ نہ بھی ہو تو کلچر کا فرق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی عربی خاتون زیادہ بہتر طریق پر عرب نومبائعات کی دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔ صرف زبان ہی ایک روک نہیں ہے۔ اور بھی کئی چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ سے دریافت فرمایا کہ آپ کا دورانِ سال کتنی بیعتوں کا ٹارگٹ ہے؟ یہ جو 24 نومبائعات آپ نے بتائی ہیں وہ لجنہ کے ذریعہ احمدی ہوئی ہیں؟ سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا 50 سے 60 بیعتوں کا ٹارگٹ ہے۔ اور 24 کی تعداد لجنہ کے ذریعہ احمدی ہونے والی خواتین کی ہے۔ لیکن میں نے اس حوالہ سے سیکرٹری تربیت نومبائعات سے بات کی تھی کہ دیگر تنظیموں یا جماعتوں کی طرف سے ہونے والی بیعتوں کے حوالہ سے بھی معلومات ہونی چاہئیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو سال ختم ہونے والا ہے اور آپ اس وقت پلاننگ کر رہی ہیں۔ اب تو اگلے ٹرم کے الیکشن ہونے والے ہیں اور اس کے بعد نئی عاملہ بنے گی۔ اس لئے آپ یہ چیزیں نوٹ کر لیں اور اگر آپ کی جگہ کوئی اور سیکرٹری تبلیغ آتی ہیں تو ان کو اس حوالہ سے recommend کریں۔

☆ اسکے بعد سیکرٹری خدمتِ خلق نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی طرف سے افریقہ میں ایک ماڈل ولیج کی تعمیر کا منصوبہ ہے اور اس کیلئے 75 ہزار امریکن ڈالر دیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے۔ میں نے انصار اللہ کو بھی لجنہ کی مثال دے کر کہا تھا کہ اگر لجنہ ماڈل وِلیج کیلئے خرچ برداشت کر سکتی ہیں تو انصار اللہ کو بھی چاہیے کہ کسی بڑے پراجیکٹ کا خرچ برداشت کریں۔ میں آپ لوگوں کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ اپنے خاوندوں کو اس طرف توجہ دلایا کریں۔

سیکرٹری خدمتِ خلق نے مزید رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے اس سال 40 ہزار ڈالرز عید کے موقع پر بچوں کو تحائف دینے کیلئے پیش کئے ہیں اور آٹھ لجنہ کو ’خدیجہ سکالرشپ‘ دی گئی تا کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کر سکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری خدمتِ خلق نے بتایا کہ چیریٹی واکس اور مینا بازاروں کے ذریعہ بھی 13 ہزار ڈالرز سے زائد کی رقم ہیومینٹی فرسٹ کو دی گئی۔ اس کے علاوہ بہت سی لجنہ براہِ راست بھی ہیومینٹی فرسٹ میں donate کرتی ہیں۔

☆ اس کے بعد سیکرٹری ناصرات نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت امریکہ بھر میں ناصرات کی تعداد 1015 ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ تعداد درست نہیں ہے۔ ناصرات کی تعداد 1015 سے زیادہ ہونی چاہیے۔ سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ حضور انور نے درست فرمایا ہے کیونکہ کافی نئی فیمیلیز وغیرہ آئی ہیں اور انکی تعداد کا ابھی علم نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ سیکرٹریات تجنید کو چاہیے کہ وہ گھر گھر جا کر تجنید کے حوالہ سے معلومات لیں۔ تجنید کا کام grass root level پر ہونا چاہیے۔ خواتین تو دوسری خواتین کے گھروں کے اندر بھی جا سکتی ہیں جبکہ مرد گھروں کے اندر نہیں جا سکتے۔ اس لئے لجنہ کے پاس تجنید کے حوالہ سے زیادہ معلومات ہونی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے ہیوسٹن میں بتایا گیا تھا کہ جب لوگوں کو میری امریکہ میں آمد کا پتہ چلا تو بے شمار لوگوں نے ملاقات کے حوالہ سے درخواستیں دینی شروع کر دیں اور ان کا جماعت کو علم ہی نہیں تھا۔ اس طرح فیملیوں کی ایک بڑی تعداد تھی جن کا جماعت کیساتھ رابطہ ہوا۔ اس لئے لجنہ بہتر طور پر تجنید ڈیپارٹمنٹ کی مدد کر سکتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے Halloween وغیرہ کے متعلق ناصرات کو بتانے کیلئے کوئی پروگرام وغیرہ نہیں کئے۔ واقفاتِ نو کی کلاسوں میں بہت سی بچیوں کو اس حوالہ سے علم نہیں تھا اور مجھ سے پوچھ رہی تھیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ grass root level پر جا کر کام نہیں ہوتا۔

☆ اس کے بعد معاونہ صدر نے بتایا کہ ان کے سپرد ’میڈیا واچ‘ کا کام ہے۔ ہم لجنہ کو توجہ دلاتی ہیں کہ وہ اخبارات و رسائل میں خطوط اور op-eds لکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ابھی تک کتنی لجنہ نے خطوط یا op-eds لکھ کر بھجوائے ہیں؟ اس پر معاونہ صدر نے عرض کیا کہ گزشتہ سال 58 لجنہ نے 109 خطوط اور مضامین لکھے تھے۔ اس کو بہتر بنانے کے حوالہ سے ہم کام کر رہے ہیں اور اب ہم نے ماہانہ campaigns شروع کی ہیں۔ جیسے نومبر میں thanksgiving کا پیریڈ ہے۔ اس حوالہ سے اسلام میں thanksgiving کے تصور کے بارہ میں مضامین لکھنے کی تحریک کی ہے۔ اسی طرح مختلف حالاتِ حاضرہ کے مسائل کی روشنی میں بھی تحریک کی جاتی ہے۔

☆ سیکرٹری اشاعت نے رپورٹ دیتے

ہوئے بتایا کہ ہمارے سہ ماہی رسالہ کی digital کاپی تمام لجنہ کو جاتی ہے۔ اور اس کو ریکارڈ کیلئے تھوڑی سی تعداد میں پرنٹ بھی کیا جاتا ہے۔

☆اسکے بعد سیکرٹری صحت جسمانی نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت 25 فیصد لجنہ ورزش کرتی ہیں۔ ہم نے اب جماعتی پروگراموں اور میٹنگز میں ورزش پر زور دینا شروع کیا ہے۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تجنید نے عرض کیا کہ وہ تجنید کے حوالہ سے مطمئن نہیں ہیں لیکن اب لوکل سیکرٹریات تجنید کے ذریعہ کوشش کر رہی ہیں۔ بعض مجالس کی لوکل سیکرٹریات active نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سیکرٹریات تجنید ہوں یا کسی بھی اور شعبہ کی کوئی سیکرٹری ہوں اگر وہ فعال نہیں ہیں اور اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہیں تو آپ کے پاس اختیار ہے کہ ایسی سیکرٹریات کو تبدیل کر دیں اور ان کی جگہ ایسی لجنہ کو لیکر آئیں جو فعال ہوں۔ کم از کم آپ کے پاس معلومات تو پوری ہوں۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ اس وقت لجنہ کی کُل تجنید 6291 ہے۔ لیکن ہمارے پاس عمر کے مطابق تجنید کا breakdown نہیں ہے۔

☆معاونہ صدر برائے واقفاتِ نو نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس 611 واقفاتِ نو ہیں۔ ان میں سے 311 پندرہ سال سے زائد عمر کی ہیں۔ 241 اٹھارہ سال یا اس سے اوپر کی ہیں۔ ان سب نے اپنے وقف کے معاہدہ کی تجدید کر لی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر معاونہ صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم رپورٹ صدر لجنہ اور نیشنل سیکرٹری وقفِ نو کو بھجواتے ہیں۔ وہ پھر آگے مرکز میں بھجواتے ہیں۔

☆اس کے بعد سیکرٹری صنعت و تجارت نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حال میں کافی immigrants آئے ہیں اور زبان نہ آنے اور اس طرح کے دیگر مسائل کی وجہ سے جاب وغیرہ نہ ہونے کے حوالہ سے انہیں مشکلات درپیش ہیں۔ آپ کو اس حوالہ سے data اکٹھا کرنا چاہیے اور پھر اس ڈیٹا کے مطابق کوئی پروگرام تیار کر کے انہیں دیں۔ انہیں سلائی، کڑھائی وغیرہ سکھانے یا سلائی، کڑھائی کرنے کے حوالہ سے مدد دی جاسکتی ہے۔ انکی products کو مارکیٹ کر کے انہیں اس کا کچھ حصہ دیا جاسکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے آپ کے پاس ڈیٹا بھی ہونا چاہیے کہ کتنی لجنہ ممبرات کی جاب کے حوالہ سے مدد کی گئی۔

☆سیکرٹری امورِ طالبات نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ نیا شعبہ ہے۔ نیز فرمایا کہ کیا آپ کے پاس ڈیٹا موجود ہے کہ کتنی طالبات ہائی سکول میں ہیں، کتنی کالجز میں ہیں، کتنی یونیورسٹی میں ہیں اور کتنی دیگر پروفیشنل فیلڈز میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟ اس پر سیکرٹری امورِ طالبات نے عرض کیا کہ ہم نے حال ہی میں سروے کیا ہے جس کا 369 لوگوں نے جواب دیا ہے اور ابھی مزید ڈیٹا جمع کر رہے ہیں۔ اس وقت سات chapters ہیں جہاں AMSA کام کر رہی ہے۔ ابھی مزید جماعتوں میں بھی اس کو قائم کرنے کے حوالہ سے کام ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری امورِ طالبات نے بتایا کہ AMSA اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں تبلیغ کر رہی ہیں اور خدمت خلق کے کام بھی کرتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ AMSA کی صدران کو یہ بھی کہیں کہ وہ طالبات کو توجہ دلاتی رہیں کہ وہ اسلامی تعلیمات کی مکمل پیروی کریں۔

☆اس کے بعد سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا ہمارا کُل بجٹ 3 لاکھ 82 ہزار ڈالرز کا تھا اور الحمد للہ ہم نے 4 لاکھ 27 ہزار سے زائد کی وصولی کی جو کہ proposed budget سے تیرہ فیصد زیادہ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہماری کمانے والی لجنہ ممبرات کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ اور ان کا کل چندہ 2 لاکھ 42 ہزار سے زائد تھا۔ صدر لجنہ نے عرض کیا کہ میرے خیال میں یہ تعداد کم ہے۔ کل تعداد اس سے زیادہ ہوگی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مقامی مجالس کی سیکرٹریاتِ مال فعال ہوں تو آپ اس حوالہ سے بہتری لاسکتی ہیں۔

☆سیکرٹری مال نے بتایا کہ اجتماع کے چندہ کی کُل وصولی 74 ہزار ڈالرز سے زائد ہے۔ جبکہ اجتماعات پر کل خرچ 59 ہزار ڈالرز سے زائد آتا ہے۔ ریجنل اجتماعات پر ہم صرف ضیافت کا خرچ دیتے ہیں۔ باقی اخراجات ریجن خود اُٹھاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے بتایا کہ ملک میں کُل چار اجتماعات ہوتے ہیں۔ دورانِ سال ان چاروں اجتماعات کی حاضری 2337 تھی۔

صدر لجنہ نے عرض کیا کہ کیا انہیں اجتماع پر مزید اخراجات کرنے چاہئیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو حاضری میں اضافہ کرنا چاہئے اور اسکے ساتھ اجتماع پر زیادہ خرچ کرنا چاہیے۔ لیکن فضول خرچی نہیں ہونی چاہیے بلکہ احتیاط کیساتھ خرچ کریں اور حاضری میں اضافہ کریں۔

☆سیکرٹری تحریکِ جدید نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے 5 لاکھ 69 ہزار ڈالرز سے زائد وصول کئے تھے۔ جس میں گزشتہ سے پیوستہ سال میں 20 ہزار کا اضافہ تھا۔ ہمارا کوئی بجٹ یا ٹارگٹ مقرر نہیں تھا لیکن ہم نے کوشش کی تھی کہ 100 فیصد لجنہ تحریکِ جدید میں شامل ہوں۔ اس میں سات ہزار سے زائد شاملین تھے۔ ان میں لجنہ، ناصرات اور سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی شامل ہیں۔ سیکرٹری تحریکِ جدید نے بتایا کہ ہم نے ایک جگہ بھی خریدی ہے جس میں ایک گھر بھی تعمیر شدہ ہے۔ وہاں لجنہ ہال تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ جس میں 500 لجنہ آسکتی ہیں۔ اسکے ساتھ دفاتر اور کچھ کمرے وغیرہ بنانے کا بھی پروگرام ہے۔ اس وقت ہم نے تعمیراتی کاموں کی پلاننگ اور اجازت وغیرہ کا کام شروع کیا ہے۔

☆سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ ان کے سپرد وقفِ جدید کے علاوہ معاونہ صدر برائے پبلک افیئرز کے امور بھی ہیں۔ سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ وقفِ جدید میں شاملین کی کل تعداد 7300 سے زائد تھی جس میں ناصرات، سات سال سے چھوٹی عمر کی بچیاں بھی شامل ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2012ء میں ہمیں ہدایت فرمائی تھی کہ لجنہ کے ٹارگٹ میں سے 20 فیصد ناصرات کا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چندہ کی رقم کی بجائے مجھے اُس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا زیادہ فکر ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ ساری ناصرات اس میں شامل ہوا کریں۔ سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ سال 2017ء میں وقفِ جدید کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ چندہ میں کمی نہیں لیکن رپورٹنگ سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے مکمل رپورٹ نہیں آتی۔ اس لئے ہم نے اس سال اپنا رپورٹنگ سسٹم تبدیل کیا ہے جس کی وجہ سے الحمد للہ شاملین کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

☆معاونہ صدر برائے پبلک افیئرز نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ 2017ء میں ہم نے مقامی مجالس میں 117 پروگرام منعقد کئے تھے۔ اس کے علاوہ اس وقت 21 خواتین سینٹرز ہیں اور ہم نے تمام خواتین سینٹرز سے ملاقاتیں کی ہیں۔ یہ نیا شعبہ ہے، اس لئے اس میں ہم ابھی مزید کام کر رہے ہیں۔ ہر سال 9/11 کمپین بھی کرتے ہیں جس میں جو بھی خواتین میئرز، خواتین سینٹرز یا دیگر خواتین جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان کے ساتھ میٹنگز کی جاتی ہیں۔ ان میٹنگز میں ہم جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا تعارف کرواتے ہیں۔ اس کا بڑا اچھا فیڈ بیک ملتا ہے۔

☆معاونہ صدر نے عرض کیا کہ ہم نیشنل Day on Hill کا انعقاد کرتی ہیں۔ کیا اس میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے؟ ہماری 74 مجالس ہیں اور اس موقع پر تقریباً 45 کی تعداد ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام مجالس کی نمائندگی ضروری نہیں ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ نمائندگی ہونی چاہیے۔ ہر سال اس میں نئی مجالس اور نئے ممبرز شامل کر لیا کریں۔ اس سے انہیں بھی پتہ چلتا رہے گا کہ آپ لوگ یہاں کیا کرتی ہیں اور اس سے انہیں مقامی طور پر رابطے کرنے میں بھی فائدہ ہوگا۔

☆اسکے بعد ریجنل صدران لجنہ اماء اللہ نے باری باری اپنے اپنے ریجنز کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ریجنز کی مجالس اور لجنہ ممبرز کی تعداد کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ریجنل صدران کا اپنے اپنے ریجن کی ساری لجنہ ممبرز کیساتھ رابطہ ہونا چاہیے اور تجنید کے ریکارڈ کے حوالہ سے بھی کام ہونا چاہیے۔

☆اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ لجنہ سیکشن پرائیویٹ سیکرٹری نے ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی کی نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ کے minutes بھجوائے تھے۔ اُن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی تھی کہ حیض والی خواتین کو مسجد جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ میری ہدایت نہیں ہے بلکہ یہ حدیث ہے۔

صدر لجنہ نے عرض کیا کہ بعض اوقات شوریٰ یا دیگر پروگراموں کے وقت بعض لجنہ اپنے حیض کی وجہ سے پروگراموں میں شامل نہیں ہو پاتیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو چاہیے کہ ایسے پروگرامز کا انعقاد مسجد کے اندر نہ کیا کریں۔ لیکن اگر مسجد کے اندر کرتی ہیں تو پھر ایسی خواتین جن کے حیض کے دن چل رہے ہوں انہیں ان پروگراموں میں شامل ہونے سے استثناء دینا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حتیٰ کہ عید کے حوالہ سے بھی خاص طور پر حدیث میں آیا ہے کہ حائضہ عورتیں مسجد نہ جائیں۔ حالانکہ عید کی نماز یا عید کا خطبہ فرض ہے لیکن اس کے باوجود واضح طور پر فرمایا کہ حائضہ عورتیں مسجد میں داخل نہ ہوں اور مسجد سے باہر بیٹھ کر خطبہ سنیں۔ اس لئے مسجد کے ہال کے علاوہ اگر کوئی کمرہ وغیرہ ہو تو وہاں عورتوں کو بٹھا دیا کریں۔ اسی طرح اپنی میٹنگز وغیرہ بھی انہی جگہوں پر منعقد کیا کریں۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب انتخابات کے بعد ہوسکتا ہے کہ نئی صدر لجنہ کا انتخاب ہو اور پھر نئی عاملہ منتخب ہو۔ اس لئے آپ لوگوں کو چاہیے کہ ساری ہدایات اور اپنے تجربات کے حوالہ سے اپنے بعد آنے والی سیکرٹریز کو بتائیں۔ عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جس شعبہ نے جو بھی پلاننگ کی ہوتی ہے وہ آپ کے درازوں میں پڑی رہتی ہے، اس لئے نئی آنے والی سیکرٹریز کو ان ساری چیزوں سے مطلع کیا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نئی آنے والی صدر لجنہ آپ میں سے کسی کو شعبہ کی سیکرٹری نہیں بناتیں تو آپ کے دل میں کسی قسم کا بُغض نہیں ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ قریباً پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا آغاز ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان معیز احمد خان، فاران احمد، حسن رشید، سرمد احمد ورک، شاہنواز احمد، سرمد احمد، ابراہیم حمید قریشی، رقیم احمد ساہی، واسع ملک، حسن محمد وانی، فوزان احمد، Sarim Wildan Ahmed۔

عزیزات نور العین نعیم، روبین احمد خان، عبیحہ حریم، عابعہ عثمان، عطاء النور ملک، سبیکہ کامران Deo، ایان احمد کاشان، صنعم سلیم، ناجیہ احمد، ریام سلطان احمد، صباحہ احمد، ھبۃ الاسلام شاہد، مایا طاہر، Nashmia سعادت۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9551: مَیں نصیر احمد میر ولد مکرم عبد الرشید صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رنومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 4 کنال۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/16,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ماسٹر منور احمد تنویر العبد: نصیر احمد میر گواہ: عبد الحق بھٹی

مسل نمبر 9552: مَیں نازیہ بیگم زوجہ مکرم نظام دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری اریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور احمد بھٹی ساجد الامۃ: نازیہ بیگم گواہ: عبد الجبار بھٹی

مسل نمبر 9553: مَیں مبشر احمد ندیم ولد مکرم محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن مسجد احمدیہ دہری اریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6868 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد بھٹی العبد: مبشر احمد ندیم گواہ: عبد الجبار بھٹی

مسل نمبر 9554: مَیں مبارک احمد ولد مکرم طالب حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڈھانوں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 کنال۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد ساجد معلم سلسلہ العبد: مبارک احمد گواہ: عبد الہادی

مسل نمبر 9555: مَیں زکیہ بیگم زوجہ مکرم محمد حنیف احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/5000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبشر احمد ندیم الامۃ: زکیہ بیگم گواہ: ثمینہ کوثر بھٹی

مسل نمبر 9556: مَیں نور فاطمہ زوجہ مکرم محمد رفیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگیوٹ تحصیل مینڈر ڈاکخانہ سنگیوٹ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ردسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد پردیسی الامۃ: نور فاطمہ گواہ: عنایت اللہ

مسل نمبر 9557: مَیں غلام نبی شاہین ولد مکرم محمد ابراہیم ٹھوکر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگلی کوٹ ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل وضلع ریاسی صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9063 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نذیر احمد العبد: ماسٹر غلام نبی شاہین گواہ: عبد الحفیظ معلم سلسلہ

مسل نمبر 9558: مَیں مشرف شاہین ولد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگلی کوٹ ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانہ ضلع ریاسی صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نذیر احمد ہموسان العبد: مشرف شاہین گواہ: عبد الحفیظ معلم سلسلہ

مسل نمبر 9559: مَیں بشارت احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانہ ضلع ریاسی صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لقمان احمد العبد: بشارت احمد گواہ: عبد الحفیظ معلم سلسلہ

مسل نمبر 9560: مَیں امۃ الشافی اختر زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانہ ضلع ریاسی صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,05,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الحفیظ الامۃ: امۃ الشافی گواہ: عبد المجید

مسل نمبر 9561: مَیں محمد مصطفیٰ ولد مکرم خلیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن سلواہ تحصیل مینڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد العبد: محمد مصطفیٰ گواہ: نظارت احمد

مسل نمبر 9562: مَیں شاہین اختر زوجہ مکرم ظفر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن سلواہ تحصیل مینڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ردسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/20,000 روپئے وصول شد، زیور نقرئی 5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد مصطفیٰ الامۃ: شاہین اختر گواہ: نظارت احمد معلم سلسلہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

مسل نمبر 9563: مَیں محمد تاج تبسم ولد مکرم محمد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 3.5 کنال۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　العبد: محمد تاج تبسم　　گواہ: ظفر اقبال

مسل نمبر 9564: مَیں محمد اسحاق ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6374 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　العبد: محمد اسحاق　　گواہ: ظفر اقبال

مسل نمبر 9565: مَیں شازیہ کوثر زوجہ مکرم محمد عباس شبنم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 کانٹے 4 گرام 22 کیریٹ، نقد -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد القیوم معلم سلسلہ　　الامۃ: شازیہ کوثر　　گواہ: سجاد احمد شبنم

مسل نمبر 9566: مَیں تسلیم اختر زوجہ مکرم اخلاق حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن درّہ دلیان تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,00,000 روپئے زیورات کی صورت میں وصول شد۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/2600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد　　الامۃ: تسلیم اختر　　گواہ: مبارک احمد شمس

مسل نمبر 9567: مَیں شہناز اختر زوجہ مکرم سجاد احمد شبنم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 بالیاں 3 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/24,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　الامۃ: شہناز اختر　　گواہ: عبد القیوم شمس

مسل نمبر 9568: مَیں منشابی زوجہ مکرم ذاکر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن سیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/4000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　الامۃ: منشابی　　گواہ: ظفر اقبال

مسل نمبر 9569: مَیں اخلاق حسین ولد مکرم محمد حنیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن درّہ دلیان تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار احمد ساجد　　العبد: اخلاق حسین　　گواہ: مبارک احمد شمس

مسل نمبر 9570: مَیں جنت بی زوجہ مکرم عبد القیوم صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سجاد احمد شبنم　　الامۃ: جنت بی　　گواہ: محمد عباس شبنم

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

New Lords Shoe Co.　Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)
action　Bata　Paragon　VKC pride
طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

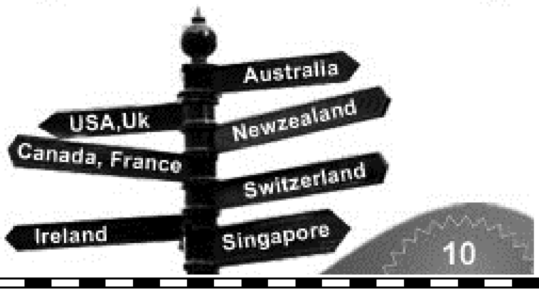

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Prop. Tanveer Akhtar **8010090714, 8447373088**
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26؍دسمبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر وعصر کے بعد مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری مقصود احمد بھلّی صاحب
(آف پسرور، سیالکوٹ، حال مانچسٹر، یو.کے)

23؍دسمبر 2018 کو 82سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنی اہلیہ کے ساتھ حال ہی میں یو.کے آئے تھے۔ آپ کو 2008 سے 2016 تک بطور صدر جماعت پسرور اور 40سال تک زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرم رانا محمد اکمل صاحب
ابن مکرم چوہدری عبد اللطیف خان صاحب
(نیل کوٹ، ملتان)

21؍اگست 2018 کو 86سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نمازوں اور چندوں کے پابند، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ حافظہ بہت اچھا تھا۔ درثمین (اردو، فارسی) کلام محمود اور مثنوی سعدی کے بہت سے اشعار زبانی یاد تھے۔ جماعتی کاموں کی انجام دہی میں ہمیشہ تعاون کیا کرتے تھے۔ بڑے مہمان نواز اور جذبہ ایثار سے سرشار وجود تھے۔

(2)مکرم عطاء اللہ صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب
(خانہ میانوالی ضلع نارووال)

106سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، بہت جرأت مند اور دلیر انسان تھے۔ پارٹیشن کے وقت احمدیوں کی حفاظت کا فریضہ نہایت بہادری سے ادا کیا۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی کا بھی بڑا جذبہ تھا اور صدقہ وخیرات میں ہاتھ بہت کشادہ تھا۔ مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ مقامی قبرستان کیلئے اپنی زمین پیش کرنے کی توفیق پائی۔

(3)مکرم منیر احمد خلیل حسنی صاحب
ابن مکرم ڈاکٹر خلیل احمد حسنی صاحب
(121ج ب گوکھووال، ضلع فیصل آباد)

21؍اکتوبر 2018 کو 51سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، دعاگو، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے، مہمان نواز، غریب پرور، بااخلاق اور شریف النفس انسان تھے۔ خلافت سے انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔

(4)مکرم ذوالقرنین بٹ صاحب (جرمنی)

22؍ستمبر 2018ء کو ایک حادثے میں 44 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ کاروباری مصروفیات کے باوجود جمعہ اور جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پہلی شادی سے دو بیٹیاں ہیں جو اپنی ایرانی نژاد ماں کے ساتھ رہتی ہیں۔ جبکہ دوسری شادی سے اہلیہ اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5)مکرم منور احمد بھٹہ صاحب
ابن مکرم خوشی محمد صاحب (حافظ آباد شہر)

17؍دسمبر 2018 کو 63سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انااللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے مختلف حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت اچھے داعی الی اللہ تھے۔ آپ کو مختلف اضلاع میں کافی بیعتیں کروانے کی توفیق ملی۔ 2014ء میں معجزانہ شفاء پانے کے بعد اپنی بقیہ زندگی تبلیغ کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ وفات سے چند روز قبل بھی غیر از جماعت کا ایک وفد زیارت مرکز کیلئے لے کر گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شاہد منور صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل جماعت دوالمیال ضلع چکوال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 24 جنوری 2017ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح ڈاکٹر عاصفہ حمید صاحبہ کا ہے جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب شہید کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد کراچی میں ڈنٹسٹ تھے۔ ان کو پہلے اغواء کیا پھر ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا۔ ان کا نکاح ڈاکٹر شاہنواز حلیم صاحب ابن ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب ساؤتھ ہیمپٹن کے ساتھ چھبیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ ڈاکٹر عاصفہ حمید کے وکیل فاروق آفتاب صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح امۃ المنان صاحبہ کا ہے جو اصغر قمر صاحب کی بیٹی ہیں اور ہمارے شہید مربی محمود احمد شاد صاحب کی بیوہ ہیں جو 2010 میں ماڈل ٹاؤن میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا نکاح اطہر رشید صاحب کے ساتھ آٹھ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو رشید احمد صاحب اسلام آباد کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکالت ہے۔ دولہا کے وکیل طاہر محمود مبشر صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو.کے ہیں۔ اور اسی طرح دولہن کے وکیل برکت اللہ صاحب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں نکاحوں کے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروانے کے بعد دعا کروائی اور نکاحوں کے بعد فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15؍فروری 2019)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

”میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت وطاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 11 - April - 2019 Issue. 15

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/اپریل 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں پہلا نام ہے حضرت خراش بن صمہ انصاری کا۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنوجشم سے تھا۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ احد کے دن آپ کو دس زخم آئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں حضرت خراش نے ابو العاص کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اسیر بنایا تھا۔

دوسرے صحابی حضرت عبید بن تیحان ہیں۔ حضرت عبید ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپ اپنے بھائی حضرت ابوالہیثم کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور آپ نے غزوہ احد میں شہادت پائی۔

پھر حضرت ابوھنہ مالک بن عمرو ہیں۔ ابوھنہ ان کی کنیت تھی مالک بن عمروان کا نام تھا۔ محمد بن عمر واقدی نے آپ کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوجشم سے تھا۔ آپ بیعت عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے وقت بنو حارث بن خزرج کا جھنڈا آپ کے پاس تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید اسلام لانے سے قبل عربی لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید وہ صحابی ہیں جن کو خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے اور آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق آگاہ کیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ ان الفاظ میں اذان دیں جو حضرت عبداللہ نے خواب میں دیکھے تھے۔ یہ واقعہ مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد سن ایک ہجری کا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ابوعمیر بن انس اپنے چچوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ نماز کے لئے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے۔ آپ کو عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو اطلاع کر دیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تجویز پسند نہیں آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے نرسنگا کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا کہ یہ یہود کا طریق ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ نصاری کا طریق ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کی وجہ سے فکرمند تھے۔ آپ اپنے گھر آئے دعا کی تو کہتے ہیں ان کو خواب میں اذان دکھائی گئی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اَے بندہ خدا تو اس ناقوس کو بیچے گا۔ اس نے کہا تو اس سے کیا کرے گا؟ میں نے کہا کہ ہم اس کے ذریعہ سے نماز کیلئے بلائیں گے۔ اس نے کہا تو کیا میں تمہیں وہ بات بتادوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس نے پھر اذان کے الفاظ دہرائے: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ الفاظ دہرانے کے بعد وہ شخص مجھ سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور پھر کہا کہ جب تم نماز کھڑی کرو تو یہ کہا کرو پھر تکبیر کے الفاظ دہرائے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

کہتے ہیں صبح ہوئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو میں نے دیکھا تھا بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ چاہے تو یہ سچی خواب ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے دیکھا تھا وہ بتاتے جاؤ۔ وہ ان الفاظ میں اذان دے دے۔ پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ میں ان کو بتاتا جاتا تھا اور وہ اس کے مطابق اذان دیتے جاتے تھے۔ راوی کا یہ بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اذان سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے کہ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یا رسول اللہ میں نے وہی دیکھا جو اس نے دیکھا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہو چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید جنہیں اذان رؤیا میں دکھائی گئی تھی انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا۔ اس پر آپ کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ عبداللہ بن زید نے اپنا مال صدقہ کیا ہے اور وہ اس کے ذریعہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید کو بلا کر فرمایا کہ یقیناً اللہ نے تجھ سے تیرا صدقہ قبول کر لیا جو تو نے دیا البتہ اس کو میراث کے طور پر اپنے والدین کو لوٹا دے۔

ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید کو اپنے ناخن بطور تبرک عطا فرمائے۔

علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید اپنے باغ میں کام کر رہے تھے کہ آپ کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ اس پر آپ نے کہا کہ اللھم اذھب بصری حتی لا اری بعد حبیبی محمد احدا کہ اے اللہ تو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کی نظر جاتی رہی اور آپ نابینا ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن زید تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ آپ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت کے آخری دور میں 32 ھجری میں مدینہ میں ہوئی تھی جبکہ اس وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح۔ آپ کا تعلق بنوخزرج کی شاخ بنوسلمٰی سے تھا آپ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کے والد حضرت عمرو بن جموح صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عمرو تھا۔ حضرت معاذ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تھے لیکن ان کے والد عمرو بن جموح اپنے مشرکانہ عقائد پر بہت سختی سے قائم تھے۔ سیرۃ ابن ہشام میں حضرت معاذ کے والد کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ درج ہے کہ جب بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہونے والے لوگ مدینہ واپس آئے تو انہوں نے اسلام کی خوب اشاعت کی۔ ان کی قوم میں کچھ بزرگ ابھی تک اپنے شرکیہ دین پر قائم تھے۔ ان میں سے ایک عمرو بن جموح بھی تھے۔ عمرو بن جموح بنوسلمٰی کے سرداروں میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا کر رکھا ہوا تھا۔ جسکی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رات کو عمرو بن جموح کے بت کدہ میں داخل ہو کر اس بت کو اٹھا کر لے آئے اور اسے بنوسلمٰی کے کوڑا کرکٹ کے گڑھے میں پھینک دیا۔ جب صبح عمرو اٹھتے تو کہتے تمہارا برا ہو کس نے رات کو ہمارے معبودوں سے دشمنی کی۔ پھر اس کو ڈھونڈنے نکل پڑتے یہاں تک کہ جب اسے پا لیتے تو اسے دھوتے اور صاف کرتے پھر کہتے کہ خدا کی قسم اگر میں یہ جان لوں کہ کس نے تیرے ساتھ ایسا کیا تو ضرور میں اسے رسوا کروں گا۔ پھر جب رات ہوتی اور عمرو سو جاتے تو دوبارہ ان کے بیٹے وہی حرکت کرتے۔ ایک رات انہوں نے اپنی تلوار اس کے گلے میں لٹکا دی اور کہا کہ اللہ کی قسم یقیناً مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تیرے ساتھ ایسا کون کرتا ہے پس اگر تجھ میں کوئی طاقت ہے تو اس کو روک لے اور جب شام ہوئی اور عمرو سو گئے تو ان نوجوانوں نے اس بت سے دوبارہ وہی سلوک کیا۔ صبح جب عمرو بن جموح اٹھے تو انہوں نے اس بت کو اس جگہ پر نہ پایا جہاں اسے رکھا جاتا تھا پس وہ اسے ڈھونڈتے رہے یہاں تک کہ کنوئیں میں اوندھے منہ مردہ کتے کے ساتھ بندھا ہوا پایا۔ جب انہوں نے یہ نظارہ دیکھا تو ان پر حقیقت کھل گئی اور ان کے قوم کے مسلمان لوگوں نے بھی انہیں اسلام کی تعلیم دی تو آپ خدا کی رحمت سے اسلام لے آئے۔

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح ابوجہل کو قتل کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اور حضرت معاذ بن عفراء نے ابوجہل پر حملہ کر کے اسے قتل کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کون دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا حال ہوا ہے۔ حضرت ابن مسعود گئے اور جا کر دیکھا کہ اس کو عفراء کے دونوں بیٹوں معاذ اور معوذ نے تلواروں سے مارا ہے کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے۔ حضرت ابن مسعود نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو ابوجہل کہنے لگا کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی شخص ہے جس کو تم نے مارا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ابوجہل کا سر لے کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں اللہ کے نزدیک تمام نبیوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہوں اور میری امت اللہ کے نزدیک باقی تمام امتوں سے زیادہ معزز اور مکرم ہے اسی طرح اس امت کا فرعون باقی تمام امتوں کے فراعین سے زیادہ سخت اور متشدد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہر امت کا ایک فرعون ہوتا ہے اور اس امت کا فرعون ابوجہل تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بہت ہی برے انداز میں قتل کروایا۔

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کی وفات حضرت عثمان کے دور میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کا جنازہ پڑھا اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ بن عمرو بن جموح کیا ہی اچھا شخص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کی محبت میں ڈوب کر ان کی رضا کو حاصل کرنے والے بنے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب کا ہے جن کی 27 مارچ کو اسلام آباد میں وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بڑے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے داماد بھی ہیں۔ ان کے والد کا نام کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب تھا جنہوں نے 23 سال کی عمر میں 1923ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کی بہن راشدہ سیال صاحبہ کہتی ہیں کہ سلطان ہارون خان میرا بھائی بہت خوبیوں کا مالک تھا۔ احمدیت کیلئے انتہائی غیرت رکھنے والا خلافت کے لئے جان قربان کرنے والا دوستوں کا سچا دوست اور دشمنوں پر بھاری۔ غرباء اور مساکین کا سہارا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم فرمائے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad